Postal Reg.No:PB/1023/2001

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد 50

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

شمارہ 43

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر

منیر احمد خادم

نائبین

قریشی محمد فضل اللہ

منصور احمد

شرح چندہ

سالانہ 200 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

20 پونڈ یا 40 ڈالر

امریکن۔ بذریعہ

بحری ڈاک

10 پونڈ

7 شعبان 1422 ہجری 25 اخاء 1380 ہش 25 اکتوبر 2001ء

اخبار احمدیہ

لندن 20 اکتوبر (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور سابقہ مضمون کو جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کی قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قُرب پانے کا میدان خالی ہے

وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کیلئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلّی چھوڑ کر خدا کی رضا کیلئے وہ راہ اختیار کرو جو اُس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذّتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کیلئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اُس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اُس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزّت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اُس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لوگے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے۔ اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اُس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کیلئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کیلئے اور کچھ دنیا کیلئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرّہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور اُن دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کیلئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ مَیں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو مَیں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اُس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کیلئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بد بختی اُس کو جہنم تک پہنچائے گی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اُس کیلئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اُس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

(الوصیت صفحہ 9-11)

☆ ☆ ☆

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

(منعقدہ ۲؍ جون ۲۰۰۰ء بمقام بیت السلام برسلز۔ بلجیم)

(مرتبہ : نصیر احمد شاھد۔ مبلغ سلسلہ بلجیم)

بیت السلام برسلز (بلجیم) میں ۲؍جون ۲۰۰۰ء کو منعقدہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک مجلس عرفان میں سے بعض سوالات قبل ازیں الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہو چکے ہیں۔ اسی مجلس سے بعض مزید سوالات مع جوابات اپنی ذمہ داری پر "ہدیہ" قارئین ہیں۔ (ادارہ)

سوال: خاکسار جہاں کام کرتا ہے وہاں ۴۳ ہزار مرغی روزانہ ذبح ہوتی ہے اور مجھے ہی ان کے حلال ہونے کا سرٹیفکیٹ دینا پڑتا ہے۔ خاکسار بسم اللہ، اللہ اکبر پڑھتا رہتا ہے۔ کیا یہ مرغیاں حلال ہونگی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا کہ غذا کی خاطر کاٹی جانے والی مرغیاں جن کا خون بہہ جاتا ہے حلال ہو جاتی ہیں۔ اور یہ تو ویسے بھی بسم اللہ پڑھتے رہتے ہیں تو ایسی مرغی کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

☆......☆......☆......☆

سوال: جب ہمیں پتہ ہے کہ انسان کی عمر اتنی ہی ہے جتنی لکھی ہوئی ہے تو پھر بیمار پڑنے پر ہم دعا کیوں کرتے ہیں کہ اے اللہ لمبی عمر عطا فرما؟

جواب: اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ لکھی ہوئی عمر کی جو بات ہے وہ اس طرح نہیں جیسے وہ (سوال کرنے والی خاتون) سمجھ رہی ہیں۔ لمبی لکھی ہوئی عمر سے مراد عمر کی انتہاء ہے جو ہر شخص کی لکھی ہوئی ہے۔ Genetically بھی لکھی ہوئی ہوتی ہے۔ یا اور جو لکھنے کے طریق ہیں خدا کے نزدیک۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً جس طرح آپ کسی کل پرزے کی عمر لکھتے ہیں کہ یہ اتنے سال سے زیادہ نہیں چلنا چاہئے۔ ہر پُل جو بنایا جاتا ہے انجینئر اس کی عمر لکھتے ہیں۔ وہ علم الیقین نہیں ہوتا۔ ان کو پتہ ہے کہ اتنی دیر میں یہ پرزے ضائع ہو جائیں گے۔ اینچ پیچ اس کے ڈھیلے ہو جائیں گے۔ اس لئے فلاں عرصہ کے بعد اگر یہ پل خود نہ ٹوٹا تو توڑ دیا جائے ورنہ خطرہ ہوگا۔ تو اسی طرح خدا تعالیٰ نے ہر تخلیق کی، ہر شخص، ہر وجود اور ہر جانور جو پیدا کرتا ہے اس کی طبعی سرشت اور حالات اور Genetic احکامات کے مطابق اس کی عمر کی آخر حد مقرر کی ہوئی ہے۔ اس حد سے کوئی دعا بھی بڑھا نہیں سکتی۔ لازماً اس حد تک پہنچنے تک وہ فوت ہو چکا ہوگا۔ حادثات کی تقدیر اس کے علاوہ ہے۔ ایسا شخص حادثات کا شکار ہو کر بہت پہلے بھی مر سکتا ہے۔ ایک شخص بد پرہیزیاں کر کے ذیابیطس لگوا لے تو وہ اپنی تقدیری عمر کو نہیں پہنچے گا، پہلے مر سکتا ہے۔ کھانے پینے کی بھی مناسب احتیاط کرنی چاہئے۔ ہر لحاظ سے صحت کا خیال رکھنا چاہئے۔ پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے طبعی عمر کی وسعت تک انسان پہنچ سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے لمبی عمر کا نسخہ یہ بیان فرمایا ہے کہ انسان دوسروں کی خدمت کرے، غریبوں کی، بنی نوع انسان کی اگر یہ خدمت کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ زندگی کے دن بڑھا دے گا۔ کیونکہ ان بے چاروں کی دعائیں اس کو پہنچتی رہیں گی کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر بڑھا دے۔

☆......☆......☆......☆

سوال: فضا کو گندہ کرنے اور درخت کاٹنے کے خلاف اسلام کی کیا تعلیم ہے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے جو تعلیم دی ہے اس کے مطابق تو درختوں کو کاٹنا مناسب نہیں۔ قانون قدرت کی جہاں تک ممکن ہو حفاظت کرنی چاہئے۔ بغیر ضرورت نہ درختوں کو کاٹنا چاہئے اور نہ جانوروں کو مارنا چاہئے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ اگر انسان اپنی ضرورت کے لئے کاٹے جیسے دنیا میں کاٹے جاتے ہیں تو اس کی جگہ اور درخت لگائے۔ بلکہ اسلامی تعلیم کے مطابق بہتر ہے کہ اگر ایک درخت کاٹتا ہے تو ۱۰ لگائے تا بنی نوع انسان کو ان کا فائدہ پہنچ سکے۔ تو یہ اسلامی تعلیم کی روح ہے جس کے نتیجہ میں ہوا کی کثافت سے انسانیت بچ سکتی ہے۔ ان (یورپی) لوگوں کا بھی غالباً یہی قانون ہے کہ اگر درخت کاٹنا پڑے یا کاٹنا ضروری ہو جائے تو اس کی جگہ اور لگاؤ۔

☆......☆......☆......☆

سوال: واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسیٰؑ افغانستان کے علاقہ میں آئے، پھر کشمیر تک گئے۔ کیا اس دوران بائبل کا نزول ہوا؟

جواب: اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بڑا معقول سوال ہے۔ ضرور آپ کو وحی ہوتی رہی ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ نبی پر وفات تک وحی نہ ہوتی رہے۔ فرمایا اوامر و نواہی کی وحی اور چیز ہے وہ زندگی میں موت سے قبل ختم ہو جاتی ہے۔ قرآن کریم میں جو آخری آیت بیان کی جاتی ہے: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ......الخ﴾ اس کے بعد بھی وحی نازل ہوتی رہی ہے۔ اور قطعیت سے احادیث سے ثابت ہے۔ اور وہ وحی اوامر و نواہی کے احکامات پر مشتمل نہ تھی۔ تو آپ کا سوال بڑا معقول ہے اور اس کے متعلق احمدی محققین کو تحقیق کرنی چاہئے کہ کیا ایسی وحی کی بھی اطلاع ملتی ہے کہ جو انجیل میں نہ ہو اور بعد میں آپ پر نازل ہوئی ہو۔ اس ضمن میں سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس انجیل کا مطالعہ کیا جائے جو کابل میں کہیں موجود ہے۔ اور مطالعہ اس نظر سے کیا جائے۔ اگر وہاں کے حالات اس کی اجازت دیں تو کوئی احمدی سکالر اس کے لئے وقف کرے اور پھر بعد میں ان اناجیل کا مطالعہ کرے اور ان اناجیل سے ان کا مقابلہ کرے جو مسیح کی ہجرت سے پہلے حضرت مسیح نے بیان کی تھیں۔ تو پھر ممکن ہے کہ ایسی آیات مل جائیں جن کا پرانی اناجیل میں ذکر نہ ہو۔

☆......☆......☆......☆

سوال: ایک بچے نے سوال کیا کہ جب ہم اللہ میاں کے پاس چلے جائیں گے تو کیا اپنے والدین سے مل سکیں گے؟

جواب: اس سوال پر حضور ایدہ اللہ نے بچے کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں۔ اس کے مثبت جواب پر فرمایا تو پھر یہ کیوں کہتے ہو۔ دعا کرو اللہ انہیں لمبی عمر دے۔ پھر فرمایا کہ آخرت میں جو نیک لوگ ہوں گے وہ آپس میں ضرور ملیں گے۔

☆......☆......☆......☆

سوال: روحانی اور دنیاوی نظام دیکھیں تو روحانی نظام میں ہماری رہنمائی کیلئے انبیاء کا سلسلہ ملتا ہے جو خدا سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ جبکہ دنیاوی نظام میں سائنسدان ہیں انہیں خدا نے نہیں بھیجا ہوتا۔

جواب: اس بارہ میں حضور انور نے فرمایا قرآن کریم کا مطالعہ کریں تو اس بارہ میں بکثرت اس سوال کا جواب ملتا ہے۔ سورۃ الزلزال کا مطالعہ کریں ﴿اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا......﴾ زمین جو اپنے راز اگلے گی تو خود بخود نہیں اگلے گی۔ خدا کی وحی ہوگی زمین کی طرف کہ اب زمانہ آگیا ہے کہ اپنے سارے راز اگل دے۔ انسان کہے گا کہ کیا ہو گیا ہے۔ کیسے عجیب عجیب راز اگل رہی ہے۔ یہ اس لئے ہوگا کہ ﴿بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا﴾ یعنی اس زمین کی طرف تیرے رب کی وحی ہوگی کہ راز اگلے۔ حضور نے فرمایا کہ دیکھیں آپ کے سوال کا جواب تو قرآن کریم میں موجود ہے۔

جہاں تک سائنسی رہنمائی کا تعلق ہے اس بارے میں حضور انور نے فرمایا کہ دنیا میں جتنے بھی سائنس دان ہیں ان کے اساتذہ ان پر بڑی محنت کرتے ہیں۔ پورے بورڈ ہوتے ہیں یونیورسٹیوں میں جو ایسے طالبعلموں کی ہر وقت رہنمائی کرتے ہیں۔ ان کو بتاتے ہیں کہ اب یہ تجربے شروع کرو، اب یہ تجربے کرو، اس لائن پر چلو تو تمہیں زیادہ فائدہ ہوگا۔ تو رہنمائی تو ہر انسان کا مقدر ہے۔ اس کے بغیر تو انسان چل نہیں سکتا۔

دونوں نظاموں کو قبول کرنے اور ان سے استفادہ کے بارہ میں سوال کے جواب میں فرمایا کہ فائدہ اسی کو حاصل ہوگا جو قبول کرے گا۔ اس لئے جو نبی کی رہنمائی کو قبول کرتا ہے اس کو فائدہ پہنچے گا ورنہ ویسے ہی چٹا کورا رہے گا۔

سائنس دان نبی کی طرح دعویٰ نہیں کرتا کہ خدا کی طرف سے ہے لیکن ایک علم اس کو آتا ہے اور خدا کے حکم سے زمین اس علم کو اُگل رہی ہے جو اسے حاصل ہوا ہے۔ اور ہر وہ شخص اس سے فائدہ اٹھاتا ہے جو اس کے سامنے زانوئے ادب طے کرے۔ بالکل یہی صورت انبیاء کے دعویٰ کی ہے۔ ان سے جو ادب کا سلوک کرے، آپ علم سیکھنے کی خواہش کرے، اللہ تعالیٰ علم عطا کرتا ہے۔ باقی ابو جہل کی طرح جاہل کے جاہل ہی مر جاتے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

سوال: حضرت موسیٰؑ کو جو تختیاں دی گئی تھیں ان پر تحریریں کیسے ممکن تھیں؟

جواب: اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پرانے زمانوں میں پتھروں پر لکھنے کا رواج تھا اور حضرت موسیٰؑ سے پہلے پیغامبروں نے جو تعلیم دی تھی یہ ان کی تختیاں تھیں۔ جس طرح زمین سے، غاروں سے پرانے زمانے کے دفینے آجکل نکلتے ہیں، جیسے Dead Sea Scrolls جو بحر مردار کے پاس دفن صحیفے دریافت ہوئے ہیں اور ان پر لکھا ہوا بھی موجود ہے تو اسی طرح اللہ تعالیٰ اس وقت کے ایمان کو تازہ کرنے کے لئے پرانے زمانہ کی تحریروں کو زمین سے اچھالتا رہتا ہے اور یہی واقعہ اس وقت ہوا تھا۔ حضرت موسیٰؑ کو تو پتہ نہ تھا کہ کس پہاڑ میں کس غار میں کچھ تختیاں ہیں۔ یہ ایک نشان تھا۔ آپ کو اللہ نے دعوت دی اور ایسی غار دکھائی جہاں وہ تختیاں موجود تھیں۔ چنانچہ آپ نے وہ اٹھائیں اور قوم کی طرف چلے گئے۔ باقی قصہ قرآن کریم میں سارا لکھا ہوا ہے۔ بشکریہ الفضل لندن

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

(امانت داری عزت ہے)

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان 248-5222,248-1652,243-0794

رہائش 237-0471, 237-8468

خطبہ جمعہ

آپ کو اگر عزیز و رحیم خدا سے تعلق جوڑنا ہے تو لازماً عزت والا غلبہ حاصل کرنا چاہئے

جب تک ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلیں گے ہم اس وجہ سے کہ محمد کا رب عزیز ہے ہم بھی عزیز ہونگے اور یقیناً عزت کے ساتھ دائمی غلبہ حاصل کریں گے اور کرتے چلے جائیں گے

جماعت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک یہ ظاہر کرتا چلا جا رہا ہے کہ ہر سال جماعت احمدیہ کا غلبہ بڑھتا چلا جاتا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ یکم جون ۲۰۰۱ء یکم احسان ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

اشهد ان لا إله إلا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده و رسوله-

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

صفت رحیمیت کا مضمون ابھی جاری ہے اور اس میں بعض جگہ آپ دیکھیں گے کہ یہ جو جوڑا بنا ہوا ہے اس میں فرق پڑ گیا ہے۔﴿غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ کی بجائے ﴿عَزِیْزٌ رَّحِیْمٌ﴾ کہنے کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور اس میں بھی بہت بڑی حکمت ہے جو موقع پر مَیں بیان کروں گا۔

پہلی آیت سورۃ النور کی ہے﴿وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰكِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا.اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾۔ اور تم میں سے صاحب فضیلت اور صاحب توفیق اپنے قریبیوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔ پس چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا یہ تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔(سورۃ النور آیت ۲۳)

یہ واقعہ اُفک سے متعلق آیت ہے جس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بعض ظالموں نے ایک جھوٹا الزام لگایا تھا۔ حضرت امام بخاری کتاب التفسیر میں اس واقعہ اُفک سے متعلق لکھتے ہیں۔ ایک لمبی روایت ہے جس کے آخر پر یہ ذکر ملتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ کی براءت فرما دی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے والدین نے مجھ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپ کا شکریہ ادا کرو۔ اس پر مَیں نے کہا کہ خدا کی قسم میں ایسا ہرگز نہیں کروں گی۔ مَیں نہ تو ان کا شکریہ ادا کروں گی اور نہ ہی آپ کا بلکہ مَیں تو صرف اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گی جس نے میری بریت فرمائی۔ آپ لوگوں نے تو اس الزام کے بارہ میں سنا مگر اسے جھوٹا قرار نہ دیا۔

اس جھوٹ کے پھیلانے والوں میں ایک شخص مِسطح بن اثاثہ بھی تھا جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رشتہ داروں میں سے تھا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ اس کی مالی امداد کیا کرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی براءت فرما دی تو حضرت ابو بکرؓ نے قسم کھائی کہ آئندہ میں اس پر کچھ خرچ نہیں کروں گا اور نہ ہی اس کی کوئی مالی مدد کروں گا۔ اس پر ﴿وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ﴾ سے لے کر﴿ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ تک کی آیات نازل ہوئیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر فرمایا کہ بخدا کیوں نہیں، یعنی اللہ غفور رحیم ہے میں کیوں نہ اس کی خاطر معاف کروں۔ اے ہمارے رب ہماری تو آرزو یہی ہے کہ تو ہمیں بخش دے۔ تب آپ نے مِسطح کو جو کچھ آپ پہلے دیا کرتے تھے وہ سب پھر سے دینا شروع کر دیا۔ مِسطح کے متعلق روایت یہ ہے کہ کچھ کھانا گھر سے دیا کرتے تھے اور اس کے علاوہ بھی مالی امداد فرمایا کرتے تھے اور مِسطح ان لوگوں میں شامل ہو گیا تھا جو الزام لگانے والے تھے۔ اگرچہ اس نے الزام نہیں لگایا تھا مگر ان سے اس کا کچھ تعلق تھا۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''جیسے خدا تعالیٰ نے اپنے اَخلاق میں یہ داخل کر رکھا ہے کہ وہ وعید کی پیشگوئی کو توبہ و استغفار اور دعا اور صدقہ سے ٹال دیتا ہے''۔ ''وعید کی پیشگوئی کو توبہ واستغفار اور دعا و صدقہ سے ٹال دیتا ہے''۔ وعید سے مراد ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا انذار کہ تم لوگوں سے ایسا سلوک کیا جائے گا جس میں انذار ہو اور کوئی قرب کا وعدہ نہ ہو۔ ''اسی طرح انسان کو بھی اُس نے یہی اَخلاق سکھائے ہیں جیسا کہ قرآن شریف اور حدیث سے یہ ثابت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت جو منافقین نے محض خباثت سے خلاف واقعہ تہمت لگائی تھی اس تذکرہ میں بعض سادہ لوح صحابہؓ بھی شریک ہو گئے تھے۔ ایک صحابی ایسے تھے کہ وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر سے دو وقتہ روٹی کھاتے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے ان کی اس خطا پر قسم کھائی تھی اور وعید کے طور پر عہد کر لیا تھا کہ مَیں اس بیجا حرکت کی سزا میں اس کو کبھی روٹی نہ دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی تھی﴿ وَلْیَعْفُوا وَلْیَصْفَحُوْا اَلَاتُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾'' کہ عفو سے کام لیں اور معاف کر دیں۔ ﴿اَلَاتُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کر دے۔ ﴿وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

''تب حضرت ابو بکرؓ نے اپنے اس عہد کو توڑ دیا اور بدستور روٹی لگا دی۔ اسی بنا پر اسلامی اَخلاق میں یہ داخل ہے کہ اگر وعید کے طور پر کوئی عہد کیا جائے تو اس کا توڑنا حُسنِ اخلاق میں داخل ہے۔ مثلاً اگر کوئی اپنے خدمتگار کی نسبت قسم کھائے کہ مَیں اس کو ضرور پچاس جوتے ماروں گا تو اس کی توبہ اور تضرع پر معاف کرنا سنّتِ اسلام ہے تا تخلّق باخلاق اللہ ہو جائے۔ مگر وعدہ کا تخلف جائز نہیں۔ ترکِ وعدہ پر بازپُرس ہو گی مگر ترکِ وعید پر نہیں۔''

(ضمیمه براهین احمدیه. حصه پنجم. روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحه ۱۸۱)

یہاں ترک وعدہ اور ترک وعید سے مراد یہ ہے جیسا کہ شروع میں ظاہر کر دیا گیا ہے اگر دھمکی دی جائے کسی کو اور قسم کھا کر دھمکی دی جائے میں تم سے یہ سلوک کروں گا تو اس قسم کو توڑنا نہ صرف جائز ہے بلکہ سنت اللہ کے مطابق ہے جیسا کہ حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ میں تھا کہ باوجود اس کے کہ بڑی وضاحت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ یہ قوم ہلاک کر دی جائے گی مگر اس قوم کے تضرع کی وجہ سے وہ اس ہلاکت سے بچ گئی تھی تو یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ اپنے وعید کو ٹال دیا کرتا ہے اگر توبہ، استغفار اور صدقات سے خدا تعالیٰ کی بخشش طلب کی جائے۔ لیکن جو وعدہ فرماتا ہے اس کو کبھی نہیں ٹالتا، یہاں تک کہ قوم بعض دفعہ بگڑ بھی جائے تب بھی وہ وعدہ ضرور پورا کرتا ہے۔ اب حضرت مسیحؑ سے جو غلبہ کا وعدہ تھا آپ کی قوم بعد میں بگڑ گئی مگر اللہ نے اپنا وعدہ ضرور پورا فرمایا اور آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ تمام دنیا پر مسیحی قوم کا قبضہ ہے تو اس لئے وعدہ اور وعید کا یہ فرق ملحوظ رکھیں۔

دھمکی دیں کسی کو تو قسم بھی کھائیں تو وہ توڑ دیا کریں اور اس کا کفارہ ادا کیا کریں اور اگر وعدہ کیا ہو کہ میں اس طرح کروں گا، تمہیں یہ دوں گا تو "عِدَةُ الْمُؤْمِنِ كَاَخْذِ الْكَفِّ" کی حدیث کو یاد رکھیں کہ مومن کا وعدہ تو ایسا ہے جیسے ہتھیلی میں وہ چیز رکھ دی گئی ہو اور اس کو ٹالا نہیں جاسکتا۔ جو دے چکے وہ دے چکے۔

دوسری سورۃ النور کی آیت ۳۴ ہے ﴿وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ. وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا. وَاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰكُمْ. وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا. وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾۔ ترجمہ: اور وہ لوگ جو نکاح کی توفیق نہیں پاتے انہیں چاہئے کہ اپنے آپ کو بچائے رکھیں یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے مالدار بنا دے۔ اور تمہارے جو غلام تمہیں معاوضہ دے کر اپنی آزادی کا تحریری معاہدہ کرنا چاہیں۔ اس کو مکاتبہ کہا جاتا ہے۔ بعض دفعہ بلکہ بسا اوقات غلام میں یہ طاقت نہیں ہوتی تھی کہ اپنی آزادی کے لئے پیسے پہلے دے دے۔ جتنی بھی اس کی قیمت قضاء مقرر کرتی تھی اس کے متعلق وہ توفیق ہی نہیں رکھتا تھا کیونکہ جو کچھ بھی وہ کماتا تھا وہ مالک کا ہو جاتا تھا اس لئے قضاء کے سامنے یہ عہد کرتا تھا کہ مجھے آزاد کردے اور میں اب جو کماؤں گا جو سب کچھ میرا ہوگا اس میں سے میں یہ قرضہ اتاروں گا۔ چنانچہ اس کو مکاتبہ کہا جاتا ہے۔

تو وہ لوگ جو اسلام پر الزام لگاتے ہیں غلامی کا اس قسم کے عہد کرنے کی یا کروانے کی ان کو تو اس زمانہ میں بھی توفیق نہ ملی۔ کتنے غلام انہوں نے امریکہ بھیجے۔ سارا امریکہ ان غلاموں سے آباد ہے اور اسی طرح جنوبی امریکہ، ہر جگہ انہوں نے غلاموں کی تجارت کی اور بڑی ظالمانہ تجارت کی اور کسی مکاتبہ کا کوئی سوال ہی نہیں۔ کسی وقت بھی، مرتے دم تک وہ آزاد نہیں ہو سکتے تھے اور جو کچھ بھی کماتے تھے وہ سب کا سب ان کے مالک کا ہو جاتا تھا۔ تو یہ بھی ایک عظیم الشان آیت ہے اس بات کو ظاہر کرنے کے لئے کہ اسلام غلامی سے آزادی کی عظیم الشان تعلیم دیتا ہے اس کا عُشر عشیر بھی کسی دوسرے مذہب میں نہیں پایا جاتا۔

اب اس کے بعد ایک ذرا مشکل سی آیت ہے جو سمجھنے والی ہے۔ فرمایا "اور اپنی لونڈیوں کو اگر وہ شادی کرنا چاہیں تو (روک کر مخفی) بدکاری پر مجبور نہ کرو"۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ لونڈیوں سے پیشہ نہ کرواؤ، اس کی تو کسی صورت میں اجازت ہی نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر ان کو شادی نہیں کرنے دیں گے تو بعید نہیں کہ وہ مخفی طور پر بدکاری کریں۔ یہ مفہوم اچھی طرح آپ کو سمجھ لینا چاہئے۔ اس لئے تم اُن کو روکے رکھو کہ آزاد ہو جائیں گی تو ہمیں جو فائدہ ان سے غلامی کا پہنچتا ہے وہ نہیں ملے گا۔ ایسا ہرگز نہ کرو۔ اور اگر کوئی ان کو بے بس کردے گا یعنی وہ مجبور ہو جائیں گی مخفی بدکاری پر تو اللہ تعالیٰ اس کے بعد بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یعنی ان لونڈیوں سے بھی اللہ تعالیٰ حسن سلوک فرمائے گا اور ان کو بخش دے گا۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"جو لوگ نکاح کی طاقت نہ رکھیں جو پرہیزگار رہنے کا اصل ذریعہ ہے تو ان کو چاہئے کہ اَور تدبیروں سے طلبِ عفت کریں۔ چنانچہ بخاری اور مسلم کی حدیث میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ جو نکاح کرنے پر قادر نہ ہو اس کے لئے پرہیزگار رہنے کے لئے یہ تدبیر ہے کہ وہ روزے رکھا کرے۔ .... نکاح سے شہوت رانی غرض نہیں بلکہ بد خیالات اور بد نظری اور بدکاری سے اپنے تئیں بچانا اور نیز حفظِ صحت بھی غرض ہے"۔

(آریہ دھرم۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۔۲۳)

اب سورۃ النور ہی کی ایک اور آیت میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس میں ﴿غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ کا اعادہ ہے۔ ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ. اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ. فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ. اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (سورۃ النور آیت ۶۳)

اس آیت میں بھی غفور اور رحیم دونوں صفات باری تعالیٰ کا ذکر اکٹھا ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے:

"سچے مومن تو وہی ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائیں اور جب کسی اجتماعی اہم معاملے پر (غور کے لئے) اس کے پاس اکٹھے ہوں تو جب تک اس سے اجازت نہ لے لیں، اٹھ کر نہ جائیں۔

اب یہی وہ سنت ہے جس پر ہم مشاورت میں عمل کرتے ہیں۔ مشاورت میں لوگوں کو آنے کی تو دعوت دی جاتی ہے لیکن جب جانا چاہیں کسی کی کوئی حاجت ہو، کسی کو ضرورت سے باہر نکلنا پڑے تو ہاتھ کھڑا کر دیتا ہے اور پھر وہ صدرِ مشاورت سے اجازت لیتا ہے پھر باہر جاتا ہے۔ تو یہ جو جماعت احمدیہ کا دستور ہے یہ سنت کے خلاف نہیں بلکہ عین سنت کے مطابق ہے۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ صدر کا مقام اور مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے برابر سمجھا جاتا ہے۔ وہ تو آنحضورؐ کی جوتیوں کی خاک کے برابر بھی نہ ہو تب بھی سنت تو جاری رہے گی اور سنت پر عمل کا تقاضا ہے کہ امرِ جامع جب بھی ہو، کوئی بڑا معاملہ ہو، عام مجلس نہیں بلکہ بڑا معاملہ ہو جس میں سب مل کر غور کر رہے ہوں تو اجازت کے بغیر کسی کو باہر جانے کی اجازت نہیں۔

پھر فرماتا ہے: 'پس جب وہ تجھ سے اپنے بعض کاموں کی خاطر اجازت لیں تو ان میں سے جسے چاہے اجازت دے دے۔ یعنی اجازت نہ دینے کا بھی اختیار آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تھا۔ اور اس کے ساتھ اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کرتا رہ'۔ یعنی اہم کام کے لئے وہ کچھ دیر کے لئے باہر جا رہے ہیں تو اے رسول تُو ان کے لئے اس عرصہ میں کہ وہ باہر ہیں مغفرت طلب کرتا رہ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ بہت سی اچھی باتیں سننے سے وہ محروم رہ جائیں۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اب میں سورۃ الفرقان کی آیت نمبر ۷ آپ کے سامنے رکھتا ہوں ﴿قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ تو کہہ دے کہ اسے یعنی قرآن کریم کو اس نے نازل کیا ہے جو آسمانوں اور زمین کے بھید جانتا ہے یقیناً وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ زمین و آسمان کے بھید جانتا ہے کا اس غفور رحیم سے کیا تعلق ہے۔ حقیقت میں اگر آپ زمین و آسمان پر غور کریں تو بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کا آپ کو علم بھی نہیں۔ اس میں لوگ بھی غلطیاں کرتے ہیں اور زمین و آسمان میں جو بھی مخلوق جہاں جہاں جس طرح بھی ہے اس سے غلطیاں ہوتی رہتی ہیں۔ ﴿فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن کریم نے یہ اعلان چودہ سو سال پہلے سے کر دیا تھا کہ زمین و آسمان کے درمیان کوئی خالی جگہ نہیں، کوئی خلاء نہیں۔ اس میں ضرور چیزیں موجود ہیں اور جاندار بھی موجود ہیں۔ ان سے کوئی غلطیاں جو ہوں وہ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

ایک اور آیات سورۃ الفرقان نمبر ۶۹ تا ۷۱ ہیں۔ ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ﴾ اور یقیناً وہ لوگ جو اللہ کے سوا کسی کو نہیں پکارتے ﴿وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ﴾ اور یقیناً ہرگز قتل نہیں کرتے اس جان کو اللہ تعالیٰ نے جس کا قتل حرام قرار دیا ہو مگر ﴿بِالْحَقِّ﴾ حق کے ساتھ یعنی خدا تعالیٰ کی اجازت کے ساتھ اور ان امور میں جہاں اللہ تعالیٰ نے انسانی قتل کو جائز قرار دیا ہو ﴿وَلَا يَزْنُوْنَ﴾ اور وہ زنا بھی نہیں کرتے۔ ﴿وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا﴾ اور جو یہ کام کرے وہ بہت بڑا گناہ کمائے گا۔ ﴿يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ قیامت کے دن اس کا عذاب بڑھا دیا جائے گا ﴿وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا﴾ اور اس میں نہایت ذلیل حالت میں لمبے عرصہ تک رہے گا۔ اتنے بڑے گناہوں کے باوجود ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا﴾ ہاں سوائے اس کے کہ جو اپنے پکڑے جانے سے پہلے توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل بجا لائے۔ ﴿فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ﴾ تو یقیناً

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 2370509

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ - ربوہ - پاکستان -
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

یہی لوگ ہیں جن کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ نیکیوں میں تبدیل کرتا چلا جائے گا ﴿وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ اور یقیناً اللہ تعالیٰ بہت زیادہ بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت امام بخاریؒ نے ان آیات کی تفسیر میں یہ روایت اپنی کتاب صحیح بخاری میں درج فرمائی ہے حضرت سعید بن جبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ ابن ابزیٰ نے کہا کہ ابن عباسؓ سے آیت کریمہ ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا﴾ اور آیت کریمہ ﴿وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ﴾ کے بارہ میں پوچھو۔ تب میں نے اُن یعنی حضرت ابن عباس سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو اہل مکہ نے کہا کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک قرار دیتے تھے، ہم ایسی جانوں کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرمت بخشی تھی قتل بھی کیا کرتے تھے اور ہم فواحش میں بھی مبتلا تھے اس لئے ہمارا کیا ہوگا؟ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ نازل فرمائی۔ (بخاری، کتاب التفسیر)

یہ جو آیات ہیں یہ تو دائمی نوعیت کی ہوتی ہیں۔ یہ ایسا مسئلہ تھا کہ اگر کوئی عرب نہ بھی پوچھتے تب بھی ان دائمی آیات کریمہ نے تو ضرور نازل ہونا تھا مگر ایک موقع اور محل کی مناسبت سے یہ سوال اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دل سے اٹھوا دیا کرتا تھا اور جس وقت قرآن نازل ہو رہا ہوتا تھا اس وقت ان سوالات کا جواب قرآن کریم ہی کے مطابق ضرور دے دیا جاتا تھا تو اس لئے قرآن کریم کا یہ اسلوب ہے جو اپنے پیش نظر رکھیں کہ اگر لوگ نہ بھی پوچھتے، تو قرآن کی بہت سی آیات ایسی ہیں جنہوں نے بہر حال نازل ہونا تھا کیونکہ وہ دائمی نوعیت کی ہیں۔ یہ مسائل بھی صرف چودہ سو سال پہلے کے نہیں آج بھی ویسے ہی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے سوالات کو بہانہ بنا دیا اس وقت کے لئے، ان لوگوں کو سمجھانے کی خاطر کہ اس موقع پر یہ کچھ کرنا چاہئے۔

پھر سورۃ الشعراء کی آیات ۸ تا ۱۰ ہیں ﴿اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ. اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً. وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ. وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ﴾۔ اب یہاں دیکھیں غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ کی بجائے اَلْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ فرمایا ہے۔ عزیز کا معنی۔ ہے بہت غلبہ والا اور بہت عزت والا۔ تو کیا انہوں نے دیکھا نہیں زمین کو کہ ہم نے کتنے ہی معزز جوڑے بنائے ہیں۔ کریم معنے معزز بھی ہے اور اعلیٰ درجہ کے بھی ہے۔ یوں کہنا چاہئے کہ اعلیٰ درجہ کے جوڑے ہم نے زمین میں اگائے ہیں۔ اب دیکھیں درخت ہیں طرح طرح کے، طرح طرح کے پھل ہیں آپ کھاتے ہیں تو آپ خیال بھی نہیں کرتے کہ کیسے مٹی میں سے از خود یہ سب بلند ہو رہے ہیں اور کس طرح از خود ایک ہی پانی سے سیراب ہونے کے باوجود مختلف شکلوں کے پھل بن جاتے ہیں۔ جن کا گودا آپ کے کام آجاتا ہے اور تھوڑے سے چھوٹے سے بیج جو ہیں وہ جانوروں کے لئے پھینک دئے جاتے ہیں پھر وہ کھائے جائیں تب بھی جانوروں کے پیٹ سے نکل کر دوبارہ بیج اگتے ہیں اور درخت بن جاتے ہیں اور جانور نہ بھی کھائیں تب بھی وہ زمین میں بکھیرے جاتے ہیں۔

اب یہ جو نظام اللہ تعالیٰ نے جاری کیا ہے یہ ایک حیرت انگیز نظام ہے کیونکہ انسان نے اگر یہ نہ کھانا ہوتا تو ایک ہی جگہ درخت کے نیچے ہی سارے بیج گرتے، اس کے گودے کو ایسا عمدہ بنا دیا کہ مجبور ہے کہ وہ انہیں ضرور کھائے۔ اور جب وہ کھاتا ہے تو وہاں نہیں کھاتا جہاں پھل لگا ہو بہت دور کہیں کھاتا ہے۔ آج کل مثلاً بہت سے پھل ہیں بیجوں والے مثلاً سیب ہی ہیں جو مختلف ممالک سے یہاں آ رہے ہیں اور کہیں آ گئے، ہزاروں میل پرے اُگے اور یہاں آ گئے۔ یہاں جو چیزیں اگتی ہیں وہ ہزاروں میل دور چلی جاتی ہیں۔ پس اس طرح بیجوں کا انتشار ہوتا رہتا ہے۔ یہ بھی گہری حکمت کے نتیجہ میں ہے۔

اس میں عزیز رحیم کیوں فرمایا ہے۔ ﴿اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً. وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾۔ یہاں ﴿اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ کے متعلق غور طلب معاملہ ہے کہ ان ساری باتوں کو دیکھنے کے باوجود اکثر لوگ مومن نہیں ہوتے لیکن ان کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ اپنے دین کو ضرور غالب کرے گا اور وہ اللہ کے رسول اور اس کے غلاموں کو عاجز نہیں کر سکتے۔ تو عزیز بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ غالب ہے وہ بے شک ایمان نہ لائیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ خدا کا دین بہر حال غالب رہے گا اور وہ رحیم ہے اور بار بار رحم فرمانے والا بھی ہے۔

اب بیج بھی دیکھو کہ ہر موسم میں جب اُگتے ہیں تو پھر وہ موسم گزر جاتا ہے رحیمیت اس موسم کو پھر لے آتی ہے۔ پھر گزر جاتا ہے، پھر اگلے سال پھر رحیمیت اس موسم کو لے آتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرح تم بھی رحیم بننے کی کوشش کرو، اپنے فیض کو لوگوں پر جاری رکھو۔ ایک دفعہ نہیں بلکہ بار بار کرو تو اللہ تعالیٰ کو بھی اپنے لئے رحیم پاؤ گے۔

سورۃ الشعراء کی آیات ۶۶ تا ۶۹ ﴿وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ﴾ اور ہم نے موسیٰ کو اور جو اس کے ساتھ تھے ان سب کو ہم نے اجتماعی طور پر نجات بخش دی۔ ﴿ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ﴾ پھر دوسروں کو یعنی فرعون اور اس کے ساتھیوں کو غرق کر دیا۔ ﴿اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً﴾ اس میں یقیناً خدا تعالیٰ کا ایک بہت بڑا نشان ہے ﴿وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ اب یہاں بھی وہی بات ہے کہ وہ مومن نہیں تھے لیکن اللہ کے دین کو بگاڑ نہیں سکے، ان کمزوروں کو مغلوب نہیں کر سکے جن کو اللہ عزیز نے غلبہ عطا کرنا تھا یعنی بنی اسرائیل کو جو حضرت موسیٰ کے ساتھ تھے ﴿وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ﴾ یقیناً تیرا رب ہی ہے جو بہت بڑے غلبہ والا اور دائمی عزت والا ہے اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔ یعنی ان لوگوں کو بھی بار بار موقعہ دیا گیا تھا ایک بہت بڑا نشان تھا ان کے لئے اس بات میں کہ جب بھی وہ اپنے وعدوں سے مُکر جاتے تھے پھر اللہ تعالیٰ دوبارہ نشان دکھاتا تھا، پھر مُکر جاتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ دوبارہ نشان دکھاتا تھا یہاں تک کہ جب ان پر حجت تمام ہو گئی تب اللہ نے پکڑا ہے اور یہ جو بار بار ان کو موقعہ دینا ہے یہ رحیمیت کا تقاضا تھا کہ اللہ تعالیٰ رحم فرماتا تھا، پھر رحم فرماتا تھا مگر وہ اپنے گناہوں سے اور تکبر سے باز نہیں آئے۔

سورۃ الشعراء کی ۱۰۱ تا ۱۰۵ آیات ﴿فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ﴾ اب ہمارا کوئی بھی شفاعت کرنے والا نہیں ﴿وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ﴾ نہ کوئی سچا گہرا دوست ہے ﴿فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ یہ جو گفتگو ہے یہ کفار قیامت کے دن آپس میں کریں گے۔ وہ کہیں گے کہ آج تو ہمارا کوئی شافع نہیں۔ ہم سمجھا کرتے تھے کہ ہماری شفاعت کرنے والے لوگ ہمارے لئے ہونگے، کوئی گہرا جگری دوست نہیں ﴿صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ﴾ ہاں اگر ایک دفعہ ہمارا لوٹ جانا ہو، ہمیں ایک دفعہ اللہ تعالیٰ واپس کر دے ﴿فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ تو ہم ضرور کے مومنوں میں سے ہو جائیں گے۔

یہ بات کبھی بھی نہیں ہوا کرتی۔ جب نجات ملتی ہے پھر انہی چیزوں میں انسان مبتلا ہو جاتا ہے جن چیزوں میں پہلے مبتلا تھا یعنی ہر انسان نہیں بلکہ وہ جو بدنصیب ہو۔ تو مرنے کے بعد بھی پھر کوئی نجات ایسی ممکن نہیں۔ اس دنیا میں بھی یہی ہوتا ہے۔ جب انسان بار بار گناہ میں مبتلا ہوتا ہے اور باز نہیں آتا تو پھر آخر ایک وقت پہنچ کے اللہ پھر اپنے عزیز ہونے کو ثابت کرتا ہے اور اپنے غلبہ کو اس کو دکھا دیتا ہے ﴿وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ﴾ اور یقیناً تیرا رب ہی ہے جو بہت غلبہ والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

یہاں ﴿وَاِنَّ رَبَّكَ﴾ کا لفظ قابل غور ہے۔ بار بار یہاں "یقیناً تیرا رب" کے الفاظ دہرائے جا رہے ہیں۔ اس سے مراد رب محمد ﷺ ہے کہ اے محمدؐ تیرا رب ایسا ہے کبھی ترک نہیں کرے گا اس وعدہ کو کہ تجھے غلبہ دیا جائے گا جو چاہے دشمن کرتا رہے تیرا رب ایسا ہے جو عزیز ہے، جو بہت زیادہ قوی اور عزت والا اور غلبہ والا ہے۔ پس اگر یہ نہیں مانتے تو اللہ بھی رحیم ہے اور تو بھی رحیم ہے۔ تو بار بار ان کو موقعہ دیتا چلا جاتا ہے ان پر رحم فرماتا ہے لیکن یہ بدنصیب ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رحم اور تیرے رحم سے کوئی استفادہ نہیں کرتے۔

یہ سورۃ الشعراء کی ۱۴۰ تا ۱۴۱ آیات ہیں ﴿فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ﴾ پس انہوں نے جھٹلا دیا اپنے وقت کے نبی کو۔ ﴿ہٗ﴾ سے مراد وقت کا نبی ہے ﴿فَاَهْلَكْنٰهُمْ﴾ تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا ﴿اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً﴾ یقیناً اس میں ایک بہت بڑا نشان ہے ﴿وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

اعلانِ دُعا

☆۔ خاکسار کے ماموں مکرم چوہدری محمد سلیمان اختر صاحب آف جرمنی کی بیٹی کا اپریشن ہوا ہے کامل شفایابی کیلئے۔ بیٹوں کی دینی دنیاوی ترقیات کیلئے نیز جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(عبدالواسع نائب ناظر امور عامہ قادیان)

تبلیغ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

مُؤْمِنِيْنَ﴾ اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ تھوڑے تھے جو اپنے وقت کے نبی پر ایمان لائے ﴿وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ﴾ اور یقیناً تیرا رب ہی ہے اے محمدؐ! تیرا ہی رب ہے جو بہت بڑے غلبہ والا اور بہت عزت والا ہے اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اب سورۃ الشعراء ہی کی آیات ۱۵۶ تا ۱۶۰۔ ﴿قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ﴾ وقت کے نبی نے کہا کہ یہ اونٹنی ہے اس کے لئے بھی گھاٹ ہے، پانی پینے کا ایک وقت مقرر کر دیا گیا ہے۔ ﴿وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ﴾ اور تمہارے لئے بھی ایک معین وقت میں تمہارے اونٹوں اور جانوروں کو پانی پلانا ہے ﴿وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ﴾ پس جب یہ اونٹنی جس پر چڑھ کر میں تبلیغ کے لئے نکلتا ہوں پانی پینے کے لئے آئے تو اس میں حائل نہ ہوا کرو، بری نیت سے اس کو نہ پکڑنا۔ اگر ایسا کرو گے تو یقیناً بڑے دن کا عذاب آ پکڑے گا۔ اس کے باوجود کیا ہوا ﴿فَعَقَرُوْهَا﴾ انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں۔ ﴿فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ﴾ اس کے نتیجہ میں پھر ان کو نادم ہونا پڑا یعنی جب عذاب نازل ہوا تو پھر کوئی حسرت تھی ان کی صرف، یہاں ندامت سے مراد حسرت ہے کہ اُن کے لئے سوائے حسرت کے کچھ بھی باقی نہ رہا۔ ﴿فَاَخَذَ هُمُ الْعَذَابُ﴾ تو حضرت صالحؑ نے جیسا کہ وعدہ کیا تھا ﴿فَاَخَذَ هُمُ الْعَذَابُ﴾ ان کو عذاب نے پکڑ لیا۔ ﴿اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً﴾ یقیناً اس میں ایک بہت بڑا نشان ہے۔ ﴿وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ اب پھر دیکھئے ﴿وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ﴾ جہاں بھی لفظ عزیز کے ساتھ رحیم کو جوڑا ہے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کر کے بلا استثناء ہر دفعہ آپ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے تیرا رب بہت ہی عزیز ہے اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بھی یہ دونوں صفات عطا کی گئی تھیں ﴿عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ ...... بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بہت مضبوط تھے اپنی پکڑ میں اور عزت والے تھے اور مومنوں کی تکلیف آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تکلیف پہنچاتی تھی یہاں عزیز کا ایک معنی دکھ محسوس کرنا بھی ہے۔ ﴿عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ﴾ آپؐ پر بھی یہ بات شاق گزرتی تھی کہ مومن تکلیف اٹھائیں۔ یہاں عزیز کا ایک معنی صرف غلبہ والا نہیں بلکہ دکھ میں مبتلا ہونے والا بھی ہے۔ پس اس پہلو سے اس کا یہ مطلب ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ بات دکھ پہنچاتی تھی کہ تم یعنی اے مومنین تم مشکل میں مبتلا ہو، مشکل تو تمہیں پڑتی ہے اور اس کا سب سے زیادہ دکھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ہوتا ہے۔ ﴿وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ﴾ لیکن اے محمدؐ یاد رکھ یہ تیرا رب ہی ہے جو لازماً دائمی عزت اور دائمی غلبہ والا ہے اور وہ بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اب آخر پر تین آیتیں ہیں سورۃ الشعراء ہی کی ۱۷۴ تا ۱۷۶ ﴿وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ﴾ اور ہم نے ان پر ایک قسم کی بارش برسائی۔ مَطَرًا سے مراد ایک بارش بھی ہے اور ایک قسم کی بارش بھی ہے کیونکہ یہ بارش پانی کی بارش نہیں تھی بلکہ پتھروں کی بارش تھی۔ ﴿وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا﴾ تو ہم نے ان کے اوپر ایک قسم کی بارش برسائی۔ ﴿فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ﴾ جن کو ڈرایا جاتا ہے ان پر جو بارش برستی ہے وہ بہت ہی بری ہوتی ہے۔ ﴿اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً﴾ اب اس میں ایک بہت بڑا نشان ہے ﴿وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ اور ان میں سے اکثر ایسے تھے جو ایمان لانے والے نہیں تھے۔ اب دیکھئے ہر جگہ جہاں عزیز رحیم ہے وہاں اِنَّ رَبَّكَ کا لفظ ضرور موجود ہے جو عجیب شان ہے قرآن کریم کی، اس میں کوئی تضاد نہیں، کوئی اختلاف نہیں، بڑی گہری حکمت کے ساتھ صفات کو جوڑا گیا ہے اور ان کو اسی طرح دوہرایا گیا ہے۔ ﴿وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ﴾ اور یاد رکھ کہ تیرا رب ہی ہے (لَهُوَ) وہی ہے جو بہت غالب ہے، بڑی عزت والا اور غلبہ والا ہے، دائمی عزت والا اور دائمی غلبہ والا اور رحیم اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

پس ہم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کے تو غلام ہیں ہمیں بھی یہ وعدہ دیا گیا ہے جب تک ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نقش قدم پر چلیں گے ہم اس وجہ سے کہ محمد ﷺ کا رب عزیز ہے، ہم بھی عزیز ہوں گے اور یقیناً عزت کے ساتھ دائمی غلبہ حاصل کریں گے اور کرتے چلے جائیں گے کوئی اس تقدیر کو روک نہیں سکتا کیونکہ خدا کا وعدہ اپنے بندے محمدؐ سے ہے اور فرمایا ہے: اے محمدؐ تیرا رب بہت عزیز ہے۔ پس ہم بھی تو اسی محمدؐ کے غلام ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے دائمی غلبہ کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور آج کل جماعت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک یہ ظاہر کر رہا ہے اور کرتا چلا جارہا ہے اور آئندہ بھی اس سے زیادہ کرتا چلا جائے گا کہ ہر سال جماعت احمدیہ کا غلبہ بڑھتا چلا جارہا ہے اتنا زیادہ بڑھتا چلا جارہا ہے کہ گویا اب ان کا حساب رکھنے کا بھی ایک مسئلہ بن گیا ہے، کس طرح اتنی بیعتوں کو ہم اکٹھا کریں اور اجتماعی بیعتیں ہوتی ہیں اور اجتماعی ذکر ملتے ہیں کہ اتنی بیعتیں ہوئیں ان ساروں کے جو بیعت فارم ہیں وہ یہاں مرکز کو نہیں بھیجے جاسکتے۔ کروڑوں بیعت فارم کس طرح مرکز بھیجے جائیں گے اور کیسے جمع کئے جائیں گے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا تھا کہ ایک ایسا وقت آنے والا ہے جب بیعتوں کا رجسٹر بند کرنا پڑے گا۔ اس کثرت سے ہونگی کہ تم ان کو سنبھال نہیں سکتے۔ وہی عزیز رحیم خدا ہمارا بھی خدا ہے، ہمارا بھی ربّ ہے کیونکہ وہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا رب ہے اور اس بات کو وہ بار بار پورا فرماتا چلا جارہا ہے اور آئندہ سالوں میں بھی آپ دیکھیں گے کس شان کے ساتھ ان وعدوں کو وہ پورا کرتا چلا جائے گا۔

پس آپ بھی عزیز رحیم بنیں۔ عزت والا غلبہ حاصل کیا کریں، ظلم والا غلبہ نہیں۔ ابھی بھی ہماری جماعت میں بہت سے بدنصیب ایسے ہیں جو جبر اور ظلم کا غلبہ حاصل کرتے ہیں ان کو یہ آیات سمجھانے کے لئے کافی ہونی چاہئیں مگر افسوس کہ وہ بار بار نصیحت نہیں پکڑتے، اپنی بیویوں پر ظلم کرتے ہیں، اپنے اہل و عیال پر ظلم کرتے ہیں، غیروں پر ظلم کرتے ہیں، اپنے بھائیوں پر ظلم کرتے ہیں مگر وہ غلبہ عزت والا غلبہ نہیں، وہ ذلت والا غلبہ ہے۔ پس آپ خوب یاد رکھیں کہ آپ کو عزیز رحیم سے اگر تعلق جوڑنا ہے تو آپ کو لازماً عزت والا غلبہ حاصل کرنا چاہئے جو دلوں پر حکومت کے ذریعہ ہوتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو نصیب ہوا۔ آپؐ نے دلوں پر حکومت کی اور اس کے نتیجہ میں آپ کو حیرت انگیز غلبہ عطا ہوا اور یہ غلبہ پھیلتے پھیلتے دنیا کے کونے کونے تک جا پہنچا۔ پس اللہ ہمارے ساتھ ہو، اللہ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو اس عزیز اور عزت والے غلبہ کی توفیق عطا فرمائے۔

اعزاز اور درخواست دعا

خاکسار کو اللہ کے فضل سے سیکنڈ پنجاب پولیس ڈیوٹی میٹ ماہ ستمبر ۲۰۰۱ء میں پنجاب پولیس اکیڈمی فلور کی طرف سے (سائینٹفک ایڈوانوسٹیگیشن) کے موضوع پر مقابلہ میں حصہ لینے کا موقعہ ملا جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو سلور کا تمغہ عطا فرمایا ہے۔ اور اب آل انڈیا پولیس ڈیوٹی میٹ میں حصہ لینے کے لئے پنجاب کی ٹیم میں خاکسار نامزد ہوا ہے احباب سے اس مقابلہ میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالحفیظ ناصر ہنو (پنجاب پولیس) ابن مکرم عبدالعظیم صاحب درویش مرحوم قادیان دارالامان)

اعلان دُعا

1. مکرم ظہور احمد صاحب چنتہ کنٹہ نے نیا مکان بنایا ہے۔ گھر میں خیر و برکت کے حصول کے لئے اور ہمیشہ گھر میں اللہ کا ذکر ہوتا رہے۔ نیز بلاؤں آفتوں سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر-/500 روپے)

2. محترمہ شاکرہ بیگم صاحبہ اہلیہ پی. رفیق احمد صاحب چنتہ کنٹہ دینی و دنیاوی روحانی جسمانی ترقیات کے حصول کے لئے۔ نیز اپنے بیٹے عتیق احمد کے نیک خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (اعانت بدر-/50 روپے)

3. مکرم قریشی عارف احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی دینی و دنیاوی روحانی جسمانی ترقیات و بچوں کے روشن مستقبل کیلئے مقبول خدمت دین ملنے کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر-/500 روپے)

4. مکرم طارق بشیر صاحب چنتہ کنٹہ کے نوماہی امتحان عنقریب ہونے والے ہیں اور اسی طرح ماہ مارچ 2002ء میں سالانہ امتحان ہونگے اعلیٰ کامیابی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر-/50 روپے)

☆- خاکسار اپنی اور اپنی اہلیہ اور بچوں اور والدہ اور بھائیوں اور بہنوں کی صحت وسلامتی درازی عمر دینی دنیاوی ترقیات کے لئے نیز جماعت حیدرآباد کی تینوں ذیلی تنظیمیں کے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بھارت کے موقعہ پر حسن کارکردگی میں دوئم آئی ہیں۔ مزید خدمت دین کی توفیق ملنے کیلئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر-/100)

(تنویر احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد)

☆- خاکسار اپنی و اہلیہ و بچوں کی صحت وسلامتی درازی عمر بچوں کے کاروبار میں برکت اور ملازمت میں دوام اور برکت کیلئے اور سبھی کو خدمت دین کی توفیق ملنے کیلئے خصوصی دعا کی درخواست کرتا ہے۔ (اعانت بدر-/50)

(سید عقیل احمد جمشید پور)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

مکرم مولوی سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ بنارس

حضرت اقدس امام مہدی علیہ السلام حضرت جنید بغدادی کے بارہ میں فرماتے ہیں :-

حضرت جنید کا حال بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ بتاؤ اللہ تعالیٰ سے معاملہ کیسے ہوا تو انہوں نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا عمل لایا ہے۔ میں نے کہا اور عمل کوئی نہیں۔ صرف یہ ہے کہ میں نے عمر بھر شرک نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تو نے یوم اللبن کے دن بھی شرک نہ کیا تھا کہ دودھ پی کر کہا کہ اس سے پیٹ میں درد ہوئی ہے۔ گویا دودھ کو خدا سمجھ لیا تھا اور خدا پر سے جو حقیقی ...ن ہے نظر اُٹھ گئی''۔ (ملفوظات جلد سوئم صفحہ ۴۵۴)

تاریخ شاہد ہے اُمتِ مسلمہ میں ایک سے بڑھ کر ایک اعلیٰ ترین اوصاف کے مالک گزرے ہیں۔ ہر فرد کی خصوصیات کے اپنے اپنے رنگ ڈھنگ ہیں۔ لیکن ان حضرات میں سے بعض محبت اور وفا کے تعلقات میں ایسے نمایاں ہیں کہ آج صدیاں گزر جانے کے بعد بھی ان کی داستانوں کی آب و تاب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ وفا کے یہ پیکر مشعلوں کی طرح ہر مسافر کی رہنمائی کرتے ہیں اور ان عظیم منازل تک پہنچاتے ہیں جو ایک عاشقِ صداقت کی پہلی اور آخری خواہش ہوتی ہے۔ زیر نظر سطور بھی ایک ایسے ہی انسان کے حالات بیان کر رہی ہیں جن کا حق و صداقت کے ساتھ ایک عجیب تعلق تھا ایک ایسا تعلق جس کی نظیر تلاش کرنا ممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ تو پھر آیئے اس ضمن میں ایک پاک نفس بزرگ حضرت جنیدؒ کے کوچہ سے کچھ آشنائی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

حضرت جنیدؒ بغدادی کا زمانہ نویں صدی عیسوی میں عباسی دورِ خلافت کا زمانہ ہے (۲۱۰ھ تا ۲۹۸ھ مطابق ۸۲۵ء تا ۹۱۰ء) ہندوستان میں حضرت جنید بغدادی کی نورانی باتوں، کو تعلیمات کو لاتعداد حضرات نے قبول کیا اور خوب تشہیر بھی کیا اور آپ کی ہدایات کے چراغ کو ہندوستان میں خوب روشن بھی کیا۔ حضرت جنیدؒ کی سوانح حیات میں درج ہے کہ ان کے آباء و اجداد ''قواریری'' کی تجارت کرتے تھے یعنی کانچ کے برتنوں کی تجارت جس کو انگریزی میں (Crockery) کہتے ہیں البتہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے خزازی کا پیشہ یعنی پشمینہ اور ریشم کا کاروبار شروع کیا تھا۔ آپؒ تبع تابعین میں سے تھے۔

حضرت جنید بغدادیؒ کی نورِ فراست اور خداداد صلاحیت اور کمالات کی بناء پر جن ہزارہا خلقِ خدا کو راہِ ہدایت نصیب ہوئی اُن میں لاتعداد جرائم پیشہ اور خوفناک مجرم بھی ایسے تھے جو کہ جنیدؒ کے ذریعہ صرف تائب ہی نہیں ہوئے بلکہ آگے چل کر عالم اسلام میں بڑے ولی اللہ بھی کہلائے۔ زیر نظر مضمون میں خاکسار بغداد کے ایک مشہور و معروف جرائم پیشہ خوفناک مجرم کا ایمان افروز تذکرہ کرنا چاہتا ہے جس کو کہ کس طرح حضرت جنیدؒ کے ذریعہ راہِ ہدایت نصیب ہوئی۔ نامور قلمکار پروفیسر م-خ شاذلی نے اپنے ایک مقالہ میں کسی قدر تفصیل کے ساتھ اس دلگداز حیات بخش واقعہ پر روشنی ڈالی ہے۔

''تیسری صدی ہجری یعنی نویں صدی عیسوی میں ایران، مصر اور روم کے بعد وسط ایشیا کا شہر بغداد اب تہذیب وتمدن کا گہوارہ بنا ہوا تھا۔ المعتضد باللہ عباسی کے دورِ خلافت میں بغداد جہاں علم و فن اور تہذیب وتمدن کا بڑا مرکز تھا وہیں گناہوں اور جرائم کا بھی اڈہ بن چکا تھا۔ قید خانے مجرموں سے بھرے پڑے تھے۔ انہیں میں ایک مشہور و معروف جرائم پیشہ خوفناک مجرم ابن سباط بھی بڑی شہرت رکھتا تھا دراصل ابن سباط طوس کا رہنے والا تھا۔ بچپن میں وہ اپنے والدین کے ساتھ ایک قافلہ میں سفر کر رہا تھا۔ ماں باپ راہ میں بیمار پڑ گئے اور پھر راستہ ہی میں ان کا انتقال ہو گیا۔ قافلہ والوں نے اس بچہ پر رحم کھا کر اسے بغداد پہنچا دیا۔ اس کے بعد وہ بغداد میں کس طرح زندگی گزارتا رہا، یہ سب تاریکی میں ہے۔ البتہ ایک بار وہ پندرہ یا سولہ سال کی عمر میں سوق التجارین میں چوری کرتا ہوا گرفتار ہوا۔ کوتوالی میں اس کو کوڑے مار کر چھوڑ دیا گیا۔ لیکن اس سزا نے اس کو دلیر بے باک مجرم بنا دیا، اور تھوڑے ہی دنوں میں وہ ایک پکا عیار اور خوفناک جرائم پیشہ انسان بن گیا اب جرم اسکی ضرورت کی تکمیل نہ تھا بلکہ اس کے ذوق کا مظہر تھا۔ بہر حال ابن سباط کی کارستانیاں اس قدر بڑھ گئیں کہ حکومت نے خصوصی توجہ دے کر اسے پھر گرفتار کر لیا، اور عدالت کے فیصلہ کے مطابق اس کا ایک ہاتھ قلم کر دیا گیا۔ اس کا ایک ہاتھ ضرور ضائع ہوا لیکن اس کی عیارانہ دانشمندی نے سینکڑوں ہاتھ اس کے شانے سے جوڑ دیئے اس نے عراق کے تمام چور اور عیار جمع کر لئے ایک خاصہ جتھا قائم کر لیا اور پھر اس کے جارحانہ حملوں نے عراق میں تہلکہ مچا دیا۔ لوگ کہنے لگے کہ یہ ڈاکو نہیں بلکہ جرم کی خبیث روح ہے۔ اس لئے کہ وہ ہر جگہ پہنچ جاتا ہے۔ کوئی اُسے چھو نہیں سکتا۔ ہر بار نہایت دانشمندی سے ڈاکہ ڈال کر فرار ہو جاتا ہے۔

آخر ایک بار پھر ابن سباط اپنے ساتھیوں کو فرار کر کے خود فرار ہوتے وقت گرفتار کر لیا گیا۔ اب وہ ایک رہزن اور ڈاکو کی حیثیت میں گرفتار ہوا تھا، اس لئے عدالت نے اسے سزائے موت سنا دی۔ لیکن اس کے مجرمانہ خصائل نے اپنی انتہا کو چھو لیا۔ اس نے عدالت سے درخواست کی کہ اگر اس کی جان بخشی کی جائے تو وہ اپنے تمام ساتھیوں کو گرفتار کرا دے گا۔ عدالت نے درخواست منظور کر لی اور ابن سباط نے تمام ساتھیوں کو گرفتار کروا دیا۔ ان سب کو قتل کی سزا دی گئی۔ ہر ساتھی نے قتل سے پہلے اس پر لعنت بھیجی۔ بد عہدی اور بے وفائی کی اس سے خطرناک مثال ملنا مشکل ہے۔ بہر حال ابن سباط کو دس سال قید کی سزا دی گئی۔ اس دوران لوگ ابن سباط کے متعلق تو کچھ نہ جانتے تھے، لیکن اس کے مجرمانہ کارنامے نہ بھول سکے۔ مزے لے لے کر اس کے کارنامے صحبتوں میں بیان کئے جاتے رہے۔ دس سال جیل کی صعوبتیں برداشت کرتے کرتے آخر ایک دن کسی طرح جیل سے نکل بھاگا۔ رات کافی گزر چکی تھی۔ یہ اس کی نئی مجرمانہ زندگی کی پہلی رات تھی۔ دجلہ کی دوسری جانب کرخ کے علاقہ میں زیادہ تر اُمراء اور رؤسا اور بڑے بڑے تاجران بغداد کی عظیم رہائش گاہیں تھیں۔ لیکن ابھی تک اسے کہیں کامیابی نہ ہوئی تھی۔ آخر ایک احاطہ کی دور تک گئی دیوار میں ایک بڑا سا پھاٹک دکھائی دیا۔ یقیناً کسی رئیس کی کوٹھی ہوگی۔ نزدیک پہنچ کر دیکھا کہ پھاٹک کھلا ہے۔ وہ احاطہ میں داخل ہو گیا۔ چھوٹے چھوٹے حجروں کے درمیان ایک بڑی عمارت ہے۔ اس کا دروازہ بھی چھوتے ہی کھل گیا۔ لیکن اسے مایوسی ہوئی اس لئے کہ عیش وطرب اور اعلیٰ سوسائٹی کی کوئی نشانی نہ ملی۔ کوئی قیمتی سامان نہ تھا۔ کھجور کے پتوں کی ایک پرانی چٹائی، چمڑے کا ایک تکیہ۔ البتہ ایک گوشہ میں پشمینہ کے کئی تھان بے ترتیب پڑے تھے۔ اور بھیڑ کی کھال کی چند ٹوپیاں۔ پہلا غم تو اُسے یہ ہوا کہ دس سال کی قید کے بعد اس نے پہلا ہی قدم اُٹھایا اور وہ بھی ناکام۔ پشمینہ کے یہ موٹے تھان نہایت سستے قسم کے۔ اگر زیادہ تعداد میں لے جاتا تو اُٹھا نہیں سکتا تھا۔ پھر وہ ''ایک ہاتھ کا شیطان'' تھا۔ (لوگ ان دنوں اس کو اسی نام سے پکارتے تھے) اس نے مکان والوں کو دل ہی دل میں سینکڑوں گالیاں دیں۔ اتنے بڑے مکان میں کوئی قیمتی چیز نہیں۔ کسی طرح اس نے ایک تھان کھول کر بچھایا اور جلد جلد دوسرے تھان اس پر رکھ لئے۔ لیکن اب مشکل یہ تھی کہ گانٹھ کس طرح باندھی جائے۔ کپڑا موٹا اور پھر اس کا ایک ہی ہاتھ۔ بہت جھنجلایا لیکن کچھ بن نہیں پڑا۔

یکایک اس کی تیز قوتِ سماعت نے کسی کی آہٹ سُن لی۔ دروازہ کے پاس ایک شخص دکھائی دیا۔ نہایت نحیف، کمزور، صدف کے کپڑے کی لانبی عبا، اونچا قد، سر پر قلنسوۃ (بالوں والی اُونچی ٹوپی)، رنگت زرد، جسمانی تنومندی کا نام و نشان نہیں۔ لیکن چہرا پر ایک شانِ بے نیازی، نگاہیں روشن، مطمئن اور پر سکون۔ لبوں پر ایک شیریں تبسم، جو انسانی روح کے سارے اضطراب اور خوف دور کر دیتی ہو۔ اس شخص نے شمعدان ایک طرف رکھ کر کہا ''میرے دوست! یہ کام اندھیرے میں اکیلے نہیں ہو سکتا۔ آؤ روشنی میں میں ساتھ دیتا ہوں۔ اطمینان سے باندھ لو۔ لیکن تم تھکے ہوئے ہو۔ تکیہ سے بیٹھ جاؤ۔ میں سب کام کئے دیتا ہوں'' اس نے تمام تھانوں کو دو گٹھڑیوں میں باندھ دیا۔ ایک میں زیادہ اور ایک میں کم۔ پھر اس نے ابن سباط سے کہا کہ تم تھوڑا دودھ پی لو، تھکن دور ہو جائے گی اور یہ گٹھڑا آسانی سے لے جا سکو گے۔ ابن ساباط کا دماغ قفل ہو گیا تھا۔ سوچنے سمجھنے کی ساری صلاحیت جیسے سلب ہو چکی ہو۔ وہ کچھ نہ کہہ سکا۔ وہ شخص جب دودھ لانے گیا تو اکیلے میں ابن ساباط نے پھر غور کیا اور دل ہی دل میں ہنسا کہ یہ بھی کوئی مشکل مسئلہ تھا۔ دراصل یہ شخص اس گھر سے واقف ہے اور جانتا تھا کہ آج رات گھر کے لوگ نہ رہیں گے اسی لئے روشنی کے انتظام کے ساتھ آیا ہے۔ اتفاق سے ہم دونوں اسی رات مل گئے۔ میرا ساتھ دے کر ایک حصہ کا حقدار بننا چاہتا ہے۔ وہ شخص دودھ کا پیالہ لے آیا۔ ابن ساباط واقعی بھوکا تھا۔ دودھ پی لیا اور اب معاملہ کی بات شروع کر دی۔ ''دیکھو میں تم سے پہلے یہاں پہنچا ہوں۔ اسلئے اس میں تمہیں کوئی حصہ نہیں مل سکتا لیکن تم نے شمعدان دکھائی ہے اس لئے کچھ دے دونگا۔ البتہ میں تم سے ہمیشہ کیلئے معاملہ کرنا چاہتا ہوں''۔ اور پھر ڈانٹ کر تھوڑی دھاک بھی بٹھائی۔ آخر اس شخص نے کہا تم فکر مت کرو۔ مجھے کچھ نہیں چاہئے۔ ہاں مجھے بھی ایسا ہی معاملہ پسند ہے۔ اور میں بھی تم سے ہمیشہ کیلئے معاملہ کرنا چاہتا ہوں''۔ اس کی آواز کا سکون اور اطمینان، محبت و ہمدردی۔ ابن ساباط متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ لیکن وہ کچھ نہ سمجھ پایا بہر حال دونوں نے گٹھڑیاں اُٹھائیں۔ ابن ساباط نے چھوٹی اور اجنبی نے بڑی۔ احاطہ کے باہر آکر ابن ساباط جلد جلد چلنے لگا لیکن اجنبی کی گٹھڑی بڑی تھی۔ وہ زیادہ

تیز نہ چل سکتا تھا۔ لیکن ابن ساباط برابر اصرار کرتا رہا۔ یہاں تک کہ گالیوں پر اُتر آیا ایک بار اجنبی بوجھ کی وجہ سے گر پڑا۔ ابن ساباط نے ایک لات مار کر گالی دی کہ اگر اُٹھا نہیں سکتا تھا تو کیوں اتنا بوجھ اُٹھا لایا۔ اجنبی کے چہرہ پہ شکایت یا غصہ کی جگہ ایک پُر سکون شرمندگی تھی۔

دونوں شہر کے ایک سنسان حصہ میں پہنچے۔ ایک شکستہ عمارت کے اندر داخل ہوگئے۔ ابن ساباط پتھر کے ڈھیر پر بیٹھ گیا۔ اجنبی اس کے سامنے آکر کھڑا ہوگیا، اور چاندنی رات میں اجنبی کے چہرہ پر ایک بے کراں نور کی کرنیں کھل رہی تھیں اجنبی نے نہایت شیریں لہجہ میں کہا ''عزیز دوست اور رفیق! اب میرا کام ختم ہو چکا ہے۔ میں نے اپنی خدمت پوری کردی۔ البتہ اس دوران مجھ سے جو کوتاہی ہوئی ہے اس پر میں شرمندہ ہوں۔ ہاں ایک بات اور ہے۔ تم جو سمجھ رہے ہو وہ میں نہیں ہوں۔ میں اس مکان کا مالک ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ تم اس رات میرے مہمان تھے اور میں تمہاری کوئی اچھی طرح خدمت نہ کر سکا۔ مجھے اُمید ہے کہ تم مجھے معاف کردو گے۔ اس دنیا میں ہماری کوئی بات بھی خدا کے کاموں سے اس قدر ملتی جلتی نہیں ہے جس قدر یہ بات کہ ہم ایک دوسرے کو معاف کردیں۔ خیر تم نے میرا مکان دیکھ لیا ہے۔ کسی وقت بھی تم میرے پاس آسکتے ہو اپنا رفیق سمجھ کر خدا کی سلامتی اور برکت ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے''۔ اور اجنبی مصافحہ کر کے روانہ ہوگیا۔ ابن ساباط کو جیسے سکتہ ہو گیا ہو۔ اس نے جہاں دنیا دیکھی تھی۔ وہ صرف خود غرضی اور نفس پرستی کی دنیا تھی۔ اس نے بھی خدا کا نام سنا تھا۔ لیکن زندگی کے میدان میں وہ عجیب راہوں پہ نکل پڑا تھا۔ نہ خود اسے اتنی مہلت ملی کہ خدا پرستی کی طرف متوجہ ہوتا اور نہ انسانوں نے کبھی اسے خدا پرستی کی طرف متوجہ کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ لیکن آج اسنے دیکھا کہ آسمان کے سورج کی طرح محبت کا بھی ایک سورج ہے، جو روح اور قلب کی ساری تاریکیاں دور کر دیتا ہے۔ اجنبی کے آخری الفاظ نے اس کی آنکھوں سے پردہ ہٹا دیا تھا۔ حقیقت اپنی پوری تابناکیوں کے ساتھ روشن ہو چکی تھی ''یہ چور نہیں تھا۔ مالک مکان تھا۔ اور ایک چور کو سزا دلانے کے بجائے اس نے کیا سلوک کیا''؟ اس سوال کا جواب اس کے پاس نہ تھا۔ اس کی روح کا زخم گہرا ہوتا چلا گا۔ وہ تمام دن بغیر کچھ کھائے پیے سوچتا بیٹھا رہا۔ اس میں اُٹھنے کی بھی سکت نہ تھی۔ اخلاص اور محبت کا زخم نہایت گہرا تھا۔ شام کو مسجدوں سے اذانوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں، اس نے چادر کاندھوں پہ ڈالی اور سیدھا کرخ کے علاقہ میں اسی مکان کے قریب پہنچا۔ قریب ہی ایک بوڑھے لکڑہارے کی دکان تھی۔ اس نے بوڑھے سے پوچھا ''بھائی! اس مکان میں کون سوداگر رہتا ہے''؟ لکڑہارے نے تعجب سے کہا ''ارے سوداگر؟ بھائی! شاید تم یہاں کے رہنے والے نہیں ہو۔ یہاں تو حضرت جنید بغدادی رہتے ہیں''۔ ابن ساباط نام سے واقف تھا اور ان کا مقام بھی جانتا تھا لیکن صورت شناسا نہ تھا۔ اب اس کے دل سے خوف دور ہو چکا تھا، وہ سیدھا مکان میں داخل ہوا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اس چمڑا کے تکیہ سے بیٹھے ہوئے تھے۔ سامنے تیس چالیس شاگرد تھے۔ اتنے میں عشاء کی اذان ہوئی اور لوگ مسجد کی جانب چل پڑے جب شیخ بغدادی بھی اُٹھ کھڑے ہوئے۔ تو ابن ساباط قدموں پہ گر پڑا اور زار و قطار رونے لگا۔ زبان پہ جیسے قفل پڑ گیا ہو۔ دل میں گویا ایک تلاطم تھا۔ شیخ بغدادی نے مسکراتے ہوئے شفقت سے اس کا سر اُٹھایا۔ سینہ سے لگایا، دُعائیں دیں۔

اس کے بعد کے واقعات پہ تاریخ شاہد ہے کہ شیخ احمد ابن ساباط سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت میں ان فقراء میں شمار ہوتے ہیں جن کے متعلق شیخ بغدادی اکثر کہا کرتے تھے۔ ''ابن ساباط'' نے وہ راہ لمحوں میں طے کر لی جو دوسرے برسوں میں بھی طے نہیں کر سکتے تھے''۔ (''پیش رفت'' از پروفیسر م-خ شاذلی)

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم کو بزرگانِ دین اور سلفِ صالحین کے پاکیزہ اُسوہ کو اپناتے ہوئے اپنے عقبیٰ کو سنوارنے کی توفیق دے۔ (آمین۔)

ناصر آباد (کشمیر) میں

''مسجد نور'' کے سنگ بنیاد کی تقریب

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے مورخہ ۱۲/اگست ۲۰۰۱ء بروز اتوار جامع مسجد احمدیہ ناصر آباد کشمیر '88x'78 دو منزلہ جسکا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ''مسجد نور'' تجویز فرمایا ہے کی سنگ بنیاد کی تقریب سعید پر وقار اور شاندار ماحول میں منعقد ہوئی۔ الحمدللہ تعالیٰ

اس مبارک موقع پر امیر صاحب صوبائی تمام مبلغین و معلمین کرام مکرم ناظم صاحب انصاراللہ کشمیر و نائب ناظمین جماعتہائے احمدیہ کشمیر کے صدور صاحبان نمائندگان مکرم قائد صاحب علاقائی اور معزز غیراز جماعت بزرگان ملحقہ علاقہ ناصر آباد کو مدعو کیا گیا تھا مکرم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب ڈار ناصر آباد نے نہایت محنت سے تین صد افراد کے نام دعوت نامے تیار کر کے بھجوائے پوری جماعت نے مستعدی اور جوش سے محنت کی لنک روڈ سے احاطہ مسجد جامع تک بذریعہ وقار عمل پانچ فٹ لمبی اور بارہ فٹ چوڑی سڑک بنائی گئی۔ مسجد کی بنیاد کے لئے بذریعہ وقار عمل ڈرین اور ٹرنچ تیار کر کے پچاس ہزار سے زائد روپے کی بچت کی گئی۔ خدام، انصار، اطفال اور ناصرات کا وقار عمل اپنی مثال آپ تھا۔

مورخہ ۱۲/اگست ۲۰۰۱ء بروز اتوار محترم المقام امیر صاحب صوبائی کی زیر صدارت افتتاحی اجلاس منعقد ہوا۔ تمام راستوں کو مکمل طور پر سجایا گیا تھا جلسہ گاہ کے اردگرد خوبصورت اور دیدہ زیب بینرز لگائے گئے تھے اسٹیج اور جلسہ گاہ پر سائبان تان دیا گیا تھا۔ مستورات کیلئے الگ انتظام تھا۔

مکرم مولانا عبدالرحیم صاحب صدر جماعت اونہ گام نے قرآن پاک کی تلاوت کی اور کشمیری زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا بعدہٗ ناصرات الاحمدیہ ناصر آباد نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا منظوم کلام ''حضرت سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم'' نہایت ہی مترنم آواز میں پڑھا۔ پھر مکرم محمد امین صاحب گور ایڈوکیٹ نے تعمیر مسجد ناصر آباد کے تعلق سے مختصر تعارف بیان فرمایا۔ انکے بعد مکرم غلام نبی صاحب پڈر صدر جماعت مقامی نے حقوق ہمسائگی اور جماعت احمدیہ ناصر آباد کے موضوع پر کشمیری زبان میں تقریر فرمائی۔ مکرم حاجی مبارک احمد صاحب ظفر بھی کچھ دیر حاضرین سے مخاطب ہوئے۔ انکے بعد مکرم مولانا عبدالرشید صاحب ضیا نگران مالی امور کشمیر نے نظام جماعت اور اطاعت کے مضمون پر تقریر کی۔ بعدہٗ خاکسار سید امداد علی معلم وقف جدید ناصر آباد، [illegible] تعمیری کمیٹی ناصر آباد نے شکریہ احباب ادا کیا۔ آخر پر مکرم و محترم امیر صاحب صوبائی نے جو کہ صدر اجلاس تھے جماعت احمدیہ ناصر آباد کو مبارکباد دیتے ہوئے حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور دُعا کروائی اسطرح یہ افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا اور مہمانان کرام نے کھانا تناول فرمایا۔ بعدہٗ سنگ بنیاد کا مرحلہ آیا۔

عرب سے منگوائے گئے سنگریزے اور مسجد اقصیٰ قادیان سے منگائی گئی ایک اینٹ تبرکاً محترم امیر صاحب صوبائی نے اپنے دست مبارک سے فلک شگاف نعروں کی گونج میں نصب فرمائی پھر دیگر معززین و عہدیداران نے بھی اس میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

(سید امداد علی خادم سلسلہ حال ناصر آباد کونگام کشمیر)

اعلان نکاح

1. مورخہ 01-9-21 عزیزہ طاہرہ بانو بنت اصغر علی کرشن گڑھ راجستھان کا نکاح عزیز راج دین ابن مکرم عمر الدین پنجادر ہماچل کے ہمراہ بعوض حق مہر مبلغ -/25000 روپے مکرم مولوی محمد نذیر صاحب مبشر مبلغ ہماچل نے پڑھا۔

2. مورخہ 01-9-21 عزیزہ رضیہ بانو بنت اصغر علی کرشن گڑھ راجستھان کا نکاح عزیز چمن دین ابن مکرم حسن دین سوڈنگہ کانگڑا ہماچل کے ہمراہ بعوض حق مہر مبلغ -/25000 روپے مکرم مولوی محمد نذیر صاحب مبشر انچارج مبلغ ہماچل نے پڑھا۔ (اعانت بدر -/100) (اجیت محمد ہماچل)

دُعائے مغفرت

1. خاکسار کے والد محترم وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی مغفرت درجات کی بلندی و جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پانے کیلئے پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے قارئین بدر سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/50 روپے) (مسعود خان نرگاؤں اُڑیسہ)

2. مکرم مبشر محمد صاحب مورخہ 01-9-12 کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ جملہ پسماندگان کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے مرحوم اپنے پیچھے دو لڑکے ایک لڑکی چھوڑ گئے ہیں اللہ تعالیٰ بچوں کو ہر میدان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/50) (غلام عظیم آف کرڈاپلی اُڑیسہ)

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پُرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
☎ : SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

حضرت مولوی فرزند علی خان صاحب

میری یادوں کے حوالہ سے

مکرم شیخ ناصر احمد خالد صاحب

اخبار الفضل ربوہ مورخہ ۲۵ اور ۲۶ اپریل کے شماروں میں میرے دادا حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب سابق امام مسجد فضل لندن، وناظر اعلیٰ وناظر امور عامہ و ناظر بیت المال قادیان / ربوہ کے کچھ حالات زندگی شائع ہوئے ہیں جو انہوں نے میرے پھوپھی زاد بھائی شیخ خورشید احمد صاحب سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل (حال ٹورانٹو کینیڈا) کو ۱۹۵۵ء میں لکھوائے تھے جو خان صاحب کی وفات کے بعد اکتوبر ۱۹۵۹ء کے الفضل میں شائع ہوئے ۔ اس مضمون سے مجھے تحریک ہوئی کہ میں بھی ان کے متعلق اپنی یاد داشتیں تحریر کروں۔

میں ٹی آئی کالج ربوہ کے طالب علمی کے زمانے میں حضرت خان صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتا ۔اور وہ مجھے احباب کی طرف سے موصولہ خطوط کے جواب تحریر کروایا کرتے تھے ۔ہمیشہ پوسٹ کارڈ استعمال کرتے ۔جو اس زمانہ میں تین پیسے کا ہوتا تھا اور لفافہ چھ پیسے کا۔آخر میں اپنے ہاتھ سے اپنے دستخطوں کی مہر کارڈ پر ثبت فرماتے کئی دفعہ انہوں نے مجھے ریویو آف ریلیجنز کے لئے بھی انگریزی میں مضامین لکھوائے۔اس دوران وہ مجھ سے بہت سی باتیں بھی بیان فرماتے مثلاً ایک دفعہ فرمایا کہ لنڈن راؤنڈ ٹیبل کانفرنسوں کے دوران وہ اس قدر فعال تھے۔کہ اکثر لوگ اور لنڈن پریس ان کو انڈین مسلم ڈیلی گیشن کے وفد کا سرگرم ممبر سمجھتے ۔جس کے لیڈر سر آغا خان ہوتے اور قائد اعظم محمد علی جناح، حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ڈاکٹر سر محمد اقبال نمایاں ممبرز ہوتے مجھے ایک دفعہ ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی مرحوم نے بتایا تھا کہ مسلم وفد کے ترجمان (سپوکس مین) سر ظفر اللہ خان صاحب ہوتے تھے ۔جو اخباری نمایندوں کو بیانات جاری کرتے تھے ۔ایک دفعہ حضرت خان صاحب نے مجھے اخبار دی پاکستان ٹائمز کا ایک پرچہ بھی دکھایا جس میں کسی صاحب کے مضمون کے ساتھ ایک تصویر شائع ہوئی تھی جس میں حضرت خان صاحب اور ڈاکٹر سر محمد اقبال بہت نمایاں تھے ۔اسی طرح ایکدفعہ سید امجد علی صاحب مرحوم سابق وزیر خزانہ پاکستان نے اپنی یاد داشتیں قسط وار اخبار جنگ (میگزین سیکشن) میں شائع کرائیں۔ایک تصویر راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے وفود کے اعزاز میں سٹیٹ ڈنر کی تھی۔جس میں قائد اعظم کے ساتھ حضرت خان صاحب بھی نمایاں طور پر نظر آ رہے تھے ۔ایک تصویر دیگر وفود کے ارکان بشمول سکھ انگلستان کے وزیر اعظم کے ساتھ تھی اس میں بھی حضرت خان صاحب نمایاں طور پر کھڑے تھے ۔ایک دفعہ لنڈن سے غلام رسول مہر نے اپنے مکتوب لنڈن (انقلاب) میں تحریر کیا کہ "خان صاحب مولانا فرزند علی صاحب امام مسجد الفضل لنڈن نے لندن میں بیٹھ کر ہندوستان کی آزادی کے لئے بہت کام کیا ہے" آپ لندن روٹری کلب کے ممبر تھے ۔اور انگلستان کے پریس ہاؤس آف لارڈز کے ممبران سے بہت قریبی تعلقات تھے ۔حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سے بہت دوستی تھی ۔اس ضمن میں مجھے یاد آیا کہ جب حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت احمدیہ میں امارت کا نظام جاری فرمایا تو سب سے پہلے فیروز پور کے امیر حضرت خان صاحب نامزد ہوئے اور ان کے بعد لاہور کے امیر حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب جب بھی پاکستان ربوہ تشریف لاتے تو ان کی ایک لمبی ملاقات حضرت خان صاحب کے گھر میں ہوتی ہمیں بھی حضرت چوہدری صاحب کی آمد کی اطلاع ہو جاتی اور ہم ان دو "بڑوں" کی باتوں کو سننے حاضر ہو جاتے اس میں کشمیر چین کی یو این او میں شمولیت اور دنیا میں رونما ہونے والے بڑے بڑے واقعات پر تبصرہ ہوتا تبصرہ کیا ہوتا حضرت خان صاحب سوال کرتے اور حضرت چوہدری صاحب جواب میں ایک ایک فقرہ میں اس قدر جامع اور مدلل بات کرتے کہ بڑے بڑے پیچیدہ مسائل منٹوں میں حل ہوتے نظر آتے۔

ربوہ سے ایک زمانہ میں سہ پہر کو ایک ریل کار لاہور کے لئے آیا کرتی تھی میں ایک دفعہ اس پر لاہور آ رہا تھا میری سامنے والی سیٹ پر میرے ہمسایہ اور دوست سید حمید احمد شاہ ابن سید عبد اللہ شاہ صاحب مرحوم بیٹھے تھے ان کے ساتھ ہی ایک بہت خوبصورت بزرگ سرخ و سفید رنگ سفید شملے والی پگڑی پہنے بیٹھے تھے یہ تھے سید حمید احمد شاہ صاحب کے نانا محترم مرزا اعظم بیگ صاحب کلانوری مرحوم۔جب میرا ان سے تعارف ہوا تو انہوں نے حضرت خان صاحب کے بارے میں ایک روایت بیان کی جو کہ میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں تاریخ تو مجھے یاد نہیں رہی لیکن پاکستان بننے سے بہت پہلے ایک دفعہ حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت خان صاحب کو مسلمانوں کے مفاد کے سلسلہ میں بات کرنے کے لئے غیر منقسم پنجاب کے وزیر تعلیم میاں عبد الحی صاحب کے پاس شملہ بھجوایا یہ وہی میاں عبد الحی ہیں جنہوں نے پنجاب پبلک لائبریری لاہور کا سنگ بنیاد رکھا تھا وقت مقررہ پر جب حضرت خان صاحب میاں صاحب کے دفتر پہنچے تو میاں صاحب وہاں پر موجود نہ تھے شام کو شملہ کی مال پر دونوں کا آمنا سامنا ہوا میاں صاحب نے خان صاحب، خان صاحب کہتے سلام کہا۔اور مصافحہ کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا حضرت خان صاحب نے سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے ان کے سلام کا جواب نہ دیا اور اپنے ہاتھ اپنی پشت کی طرف کر لئے اور کہا کہ "میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے حکم پر ان کے نمائندہ خصوصی کے طور پر مسلمانوں کے مفاد میں ایک اہم معاملہ پر گفتگو کرنے کے لئے قادیان سے شملہ آیا وقت مقررہ پر آپ کے دفتر پہنچا تو آپ وہاں پر موجود نہ تھے اور آپ نے نہایت درجہ غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے" اس طرح ناراضگی کا اظہار کر کے خان صاحب چل دئے اب میاں صاحب نہایت شرمندہ حضرت خان صاحب کے پیچھے پیچھے چلے جا رہے ہیں اور اپنی کوتاہی کی بار بار معافی مانگ رہے ہیں۔اُس وقت ہندوستان پر انگریزی حکومت عروج پر تھی اور میاں عبد الحی کوئی معمولی آدمی نہ تھے بلکہ انگریزوں کی حکومت میں پنجاب کے وزیر تعلیم تھے جو کہ ایک نہایت اہم عہدہ تھا آخر بہت منت سماجت کے بعد حضرت خان صاحب نے انکی معذرت قبول کر لی اس واقعہ سے حضرت خان صاحب کے رعب اور جلال، اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے غیرت پر روشنی پڑتی ہے یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اصولوں پر کبھی سمجھوتہ نہیں کیا مشہور مورخ ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی مرحوم حضرت خان صاحب کے بہت مداح اور ان کی خدمات کے معترف تھے جب وہ انگلستان میں طالب علم تھے تو اکثر مسجد الفضل لنڈن حضرت خان صاحب کے پاس چلے جاتے وہ اپنی گفتگو میں پرانے انگریزوں کی طرح مسجد الفضل کو "پٹنی ماسک" کہا کرتے تھے کیونکہ یہ مسجد لندن کے علاقہ پٹنی میں واقع تھی ۔ڈاکٹر صاحب کی وفات پر میں نے الفضل میں ایک مضمون بھی تحریر کیا تھا۔اسلئے ساری باتوں کو نہیں دہراتا

چند دن قبل مجھے ربوہ جانے کا اتفاق ہوا۔وہاں شاعر بے مثال پروفیسر محمد علی صاحب سابق پرنسپل گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ حال وکیل التصنیف تحریک جدید سے ایک لمبی ملاقات ہوئی ۔چوہدری صاحب نے بھی ایک روایت بیان کی کہ حضرت خان صاحب ایک بہت قابل اور کامیاب ناظر بیت المال تھے اس سے قبل انجمن کی مالی حالت کے پیش نظر انجمن کے کارکنوں اور خادمان سلسلہ کو وقت پر گزارہ الاؤنس نہ ملا کرتی تھی جب حالات بہتر ہوگئے تو ہر ماہ کی یکم تاریخ کو تنخواہ ملنا شروع ہو گئی تو قادیان میں حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب نے چوہدری صاحب کو فرمایا کہ "جب یکم تاریخ کو تنخواہ مل جاتی ہے تو میں ہاتھ اٹھا کر خان صاحب کے لئے دعا کرتا ہوں" اس کے بعد انہوں نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سبھی کو ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔آمین۔

اعلانات دعا

مندرجہ ذیل افراد اعانت بدر ادا کرتے ہوئے اپنے دینی و دُنیاوی روحانی جسمانی ترقیات خیر و برکت کے حصول کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ا۔مکرم سید مشیر الدین صاحب وڈمان -/50 ۔۲۔مکرم بشیر احمد صاحب وڈمان -/50 ۔۳۔ممبران مجلس انصار اللہ وڈمان -/50 ۔۴۔مکرم جمال الدین صاحب گارلہ پاڑ -/200 ۔۵۔مکرم نصیر الدین صاحب وڈمان -/20 ۔۶۔مکرم محمد عثمان صاحب وڈمان -/50 ۔۷۔مکرم منظور احمد صاحب وڈمان -/50 ۔۸۔مکرم خلیل احمد وڈمان -/30 ۔۹۔مکرم قدیر احمد صاحب وڈمان -/30 ۔۱۰۔مکرم بی.منصور احمد صاحب چنتہ کنٹہ -/100 ۔۱۱۔مکرم بشیر احمد طاہر چنتہ کنتہ -/10 ۔۱۲۔مکرم صفیہ بیگم صاحبہ سابق صدر لجنہ ظہیر آباد -/200 ۔۱۳۔مکرم نزہت پروین صاحبہ صدر لجنہ ظہیر آباد -/100 ۔۱۴۔مکرم الطاف احمد صاحب ظہیر آباد -/50 ۔۱۵۔مکرم غلام محمد صاحب صدر کاماریڈی -/100 ۔۱۶۔مکرم عنایت اللہ صاحب کاماریڈی -/25 ۔۱۷۔مکرم احمد اللہ صاحب کنیز فاطمہ کاماریڈی -/50 ۔۱۸۔مکرم صبغۃ اللہ صاحب کاماریڈی ۔۱۹۔مکرم حمایت اللہ صاحب کاماریڈی -/100 ۔۲۰۔مکرم عظیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ طفر اللہ انچارج حیدر آباد -/50 ۔۲۱۔مکرم حبیب احمد صاحب کاماریڈی -/10 ۔۲۲۔مکرم عطاء اللہ نمائندہ بدر حیدر آباد -/100 ۔۲۳۔مکرم مولوی ناصر احمد صاحب مبلغ سلسلہ کاماریڈی -/100 ۔۲۴۔مکرم سید رسول نیاز صاحب انچارج پالاکرتی -/100 ۔۲۵۔مکرم عبد الرشید صاحب معلم تمڑ پلی -/100 ۔۲۶۔مکرم ولی اللہ شکیل احمد صاحب حیدر آباد -/50 ۔۲۷۔مکرم طارق بشیر صاحب چنتہ کنٹہ -/50 ۔

- مکرم مراد خان صاحب آف آسٹریلیا داماد مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب ایڈوکیٹ تیماپوری اپنی دینی ودُنیاوی ترقیات کے لئے اور اپنی اہلیہ کی صحت و سلامی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر -/500 روپے)
- محترمہ راشدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر الاسلام صاحب حیدر آباد اپنے بچوں اور شوہر کی صحت و سلامتی کاروبار میں برکت عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (اعانت بدر -/100 روپے) (مینجر بدر قادیان)

لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ قادیان کا سالانہ لوکل اجتماع

خالص روحانی ماحول میں علمی ،دینی ،ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات کا دلچسپ پروگرام مضافات قادیان ،بھٹی وال ،سوئیاں اور بھام سے نومبائعات کی شرکت

الحمد للہ کہ لجنہ اماء اللہ کا ۲۱واں اور ناصرات الاحمدیہ کا ۳۰واں لوکل اجتماع مورخہ ۲۴ تا ۲۶ ستمبر ۲۰۰۱ کی تاریخوں میں منعقد ہوکر بخیر و خوبی اختتام پذیر رہا۔

پہلا دن پہلا اجلاس

پہلے دن پہلے اجلاس کی کاروائی کا آغاز ٹھیک صبح ساڑھے نو بجے زیر صدارت محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت شروع ہوا۔ تلاوت نظم اور عہد کے بعد صدر اجلاس نے افتتاحی خطاب فرمایا اور دعا کرائی۔اس کے بعد محترمہ نصرت بیگم صاحبہ نے جولائی ۲۰۰۰ تا جون ۲۰۰۱ لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔اس کے بعد لجنہ اماء اللہ کی ممبرات نے ترانہ پیش کیا اور محترمہ طیبہ ناز بیگم صاحبہ نگران ناصرات نے جولائی ۲۰۰۰ تا جون ۲۰۰۱ ناصرات الاحمدیہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی ۔بعدہ لجنہ و ناصرات کے علمی پروگرام ،مقابلہ حفظ قرآن ،نظم خوانی ،تقاریر ہوئے۔

دوسرا اجلاس

اس اجلاس کی کاروائی کا آغاز زیر صدارت محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ نائب سیکرٹری بھارت ہوا تلاوت اور نظم کے بعد حفظ قرآن ،تقاریر ،نظم خوانی اور بیت بازی کے مقابلے ہوئے۔اس کے بعد مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے قرآن مجید کا درس دیا۔درس کے بعد ناصرات الاحمدیہ کا ترانہ ہوا۔اور اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

شبینہ اجلاس

اس اجلاس کی کاروائی کا آغاز محترمہ بشریٰ چیمہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بھارت کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد عزیزہ طاہرہ شازیہ نے تاریخ پارے اور محترمہ لمۃ العزیز صاحبہ نے نظم پڑھ کر سنائے ۔اس کے بعد نظم خوانی کا مقابلہ ہوا۔

دوسرا دن پہلا اجلاس

اس اجلاس کی صدارت محترمہ نصرت بیگم بدر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ تقاریر ناصرات الاحمدیہ ہوا۔اس کے بعد طاہرہ نصیر نے تاریخ پارے اور محترمہ ڈاکٹر منجو محمود صاحبہ نے حمد باری تعالیٰ پیش کی اس کے بعد محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے درس حدیث دیا پھر ناصرات الاحمدیہ نے ترانہ پیش کیا۔اس کے بعد لمۃ العزیز صاحبہ نے تقریر کی۔

دوسرا اجلاس

اس اجلاس کی صدارت محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مقابلہ نظم خوانی اور تقاریر ہوا۔ پھر ایک ترانہ ناصرات کی بچیوں نے پیش کیا بقیہ پروگرام محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ کی زیر صدارت ہوئے جس میں مقابلہ نظم خوانی اور ایک تقریر محترمہ شمیم اختر گیانی نائب سکرٹری مال بھارت کی ہوئی۔

شبینہ اجلاس

اس اجلاس کی صدارت محترمہ فرحت سلطانہ صاحبہ سیکرٹری تبلیغ بھارت نے کی ۔تلاوت اور نظم کے بعد مقابلہ تقاریر ،ذہنی آزمائش منعقد ہوا

تیسرا دن پہلا اجلاس

اس اجلاس کی صدارت محترمہ شمیم بیگم صاحبہ سوز سیکرٹری تربیت لجنہ بھارت نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے۔بقیہ پروگرام محترمہ سعید فاطمہ صاحبہ کی صدارت میں ہوا جس میں ایک تقریر محترم مولانا حمید کوثر صاحب کی ہوئی۔اس کے بعد ایک ترانہ پیش ہوا اور ذہنی آزمائش کا مقابلہ کروایا گیا۔

اس کے بعد نومبائعات بچیوں کا آپس میں علمی مقابلہ کروایا گیا۔اور پوزیشن لینے والی بچیوں کو انعامات دئے گئے۔

اختتامی اجلاس

اس اجلاس کی صدارت محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نے کی۔بعد تلاوت اور نظم، مقابلہ نظم خوانی اور بیت بازی کروایا گیا۔اس کے بعد ایک نظم محترمہ زکیہ قیصر صاحبہ کی ہوئی۔

تقسیم انعامات

محترمہ صدر لجنہ بھارت نے تمام پوزیشن لینے والی ممبرات کو انعامات تقسیم کئے۔اور اختتامی خطاب فرمایا خطاب کے آخر میں آپ نے انعامات حاصل کرنیوالی ممبرات کو مبارکبادی اور لجنہ و ناصرات کو قیمتی نصائح سے نوازا نیز تمام منتظمات اور اجتماع کے انعقاد میں تعاون دینے والوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور دعا کرا کر جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا۔

نمائش: اجتماع کے موقع پر مورخہ ۲۰۰۱/۹/۲۷ کو قادیان کے چاروں حلقہ جات کی طرف سے دستکاری کی نمائش لگائی گئی۔

ورزشی مقابلہ جات: مورخہ ۱۲ اکتوبر کو لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے اور پوزیشن لینے والی ممبرات کو انعامات دئے گئے۔

☆...☆...☆

حیدر آباد کی تعلیمی، تبلیغی وتربیتی مساعی

سال بھر کی مساعی پر ایک طائرانہ نظر

تربیتی کلاسز: اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیدر آباد کے چھ حلقوں میں روزانہ خدام ،اطفال اور ناصرات کے لئے تعلیمی و تربیتی کلاسز کا انعقاد ہوتا ہے۔مکرم حافظ عبدالقیوم صاحب اور خاکسار کلاسز لیتے ہیں۔

جلسہ: اس عرصہ میں ۱۳ تربیتی جلسے منعقد ہوئے ۔پانچ جلسے سیرۃ النبی ﷺ کے منعقد ہوئے ۔موسمی تعطیلات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خصوصی تربیتی کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔ہر روز ۱۳۰ خدام ،اطفال اور ناصرات کلاس میں شامل ہوتے ۔انکے خورونوش کا بھی انتظام ہوتا۔

اجتماع: مقامی سالانہ اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔جس میں علمی اور ورزشی مقابلے ہوئے ۔محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے بھی اس اجتماع میں شرکت کی۔

سالانہ اجتماع بھارت: امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیدر آباد سے ۳۹ خدام اور اطفال اور ۹ انصار سالانہ اجتماع قادیان بھارت میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے ۔حسن کارکردگی میں حیدر آباد کی تینوں مجلس خدام ،اطفال اور انصار نے پورے بھارت میں دوم پوزیشن حاصل کی۔

بک اسٹال: ۲۴ مئی سے مسجد احمدیہ افضل گنج کے نیچے مستقل بک اسٹال کا آغاز کیا گیا۔نیز علاوہ اس کے یکم جولائی سے باقاعدگی ۔ہر اتوار کو گیارہ بجے تا چار بجے ایک ہفتہ واری احمدیہ بک اسٹال لگایا جاتا ہے۔نیز محکمہ ریلوے کی طرف سے سال میں دو یوم حیدر آباد اور سکندر آباد ریلوے اسٹیشن میں بھی بک سٹال لگایا جاتا ہے۔

تبلیغ: ۴۲۵ بک پوسٹ کئے گئے۔گیارہ صد تبلیغی پوسٹ کارڈ پوسٹ کئے گئے۔

اشاعت: اللہ کے فضل سے ایم۔ٹی۔اے۔کارڈ ایم .ٹی .اے .لٹریچر .وغیرہ کے اشاعت کی توفیق ملی۔

وقار عمل: امسال ۱۴ مثالی وقار عمل اور ہفتہ شجر کاری منایا گیا۔

خدمت خلق: اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو مفت شوگر کیمپ لگائے گئے ۔عطیہ خون پیش کیا گیا ۔قربانی کے گوشت اور دیگر تحائف غرباء میں تقسیم کئے گئے۔

حکام بالا سے رابطہ: تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجہ میں مخالفین کی مخالفت کی بنا پر کمشنر آف پولیس ،ڈی. سی. پی .اے. سی. پی اور دیگر عہدیدار سے ملکی حالات سے آگاہی کرائی گئی۔اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔

(سید طفیل احمد شہباز مبلغ حیدر آباد)

☆...☆...☆

رشی نگر (کشمیر) میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۰ ستمبر کو جامع مسجد احمدیہ رشی نگر میں اطفال الاحمدیہ کا ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت محترم عبدالعزیز میر صاحب منعقد ہوا۔اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مدثر احمد نے کی۔ نظم نیر احمد اور رئیس احمد نے پڑھی۔اس کے بعد سیرت آنحضرت ﷺ پر اطفال کی تربیتی پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک تقریر ہوئی۔بعدہ صدر صاحب نے اپنا صدارتی خطاب فرمایا جس میں انہوں نے اطفال کو نہایت پرشفقت انداز میں نصیحت سے نوازا اور انکو علم عمل کے میدان میں ترقی کرنے اور آگے سے آگے بڑھنے کی تلقین کی اور دعا کروا کر جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا۔

(رپورٹ از طرف ناظم اطفال رشی نگر کشمیر)

☆...☆...☆

موسیٰ بنی (جھارکھنڈ) میں ہفتہ قرآن مجید

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز (جھارکھنڈ) میں ہفتہ قرآن مجید منانے کی توفیق ملی۔ہفتہ قرآن مجید کا آغاز ۱۰ اگست بروز جمعہ شروع کیا گیا۔بعد نماز مغرب روزانہ اجلاس منعقد کیا جاتا رہا۔جس میں قرآن مجید کے مختلف پہلوؤں پر مقررین نے روشنی ڈالی ۔اس اجلاس میں خدام ،اطفال ،انصار کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔اور لجنہ نے بھی پردہ کی رعایت سے ان کلاسوں سے فائدہ اٹھایا۔آخری دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت زیادہ تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔مکرم صدر جماعت نے خطاب فرمایا۔دعا کے بعد ہفتہ قرآن مجید کا اختتام ہوا اور لوگوں میں شیرنی تقسیم کی گئی۔

اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے جماعت کو قرآن مجید کی برکات سے نوازے اور اس کے احکامات پر کما حقہ عمل کی توفیق عطا کرے۔آمین۔

(سیف اللہ خان معلم سلسلہ)

مجلس انصار اللہ جرمنی کے
سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و احسان سے مجلس انصار اللہ جرمنی کا ۲۱واں سالانہ اجتماع روح پرور ماحول میں مورخہ ۴/۵ اگست ۲۰۰۱ کو منعقد ہوا۔

مورخہ ۴اگست بروز ہفتہ صبح دس بجے اجتماع کا آغاز پرچم کشائی کی تقریب سے ہوا۔مکرم داؤد احمد صاحب کاہلوں صدر مجلس انصار اللہ جرمنی نے لوائے انصار اللہ اور مولانا حیدر علی صاحب ظفر مشنری انچارج نے لوائے جرمنی لہرایا اور اجتماعی دعا کرائی۔اس موقع پر مقامی اخبارات کے دو نمائندوں نے اجتماع کے بارہ میں معلومات حاصل کیں اور محترم ہدایت اللہ صاحب ہیش سے انٹرویو اور فوٹو لئے جو بعد میں مقامی اخبارات میں شائع ہوا

پہلا اجلاس محترم صدر صاحب انصار اللہ جرمنی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔تلاوت، نظم اور عہد کے بعد صدر مجلس نے افتتاحی خطاب فرمایا۔اور اللہ کے فضلوں کا ذکر کرتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا۔آپ نے فرمایا اجتماع کے اوقات ہم کو دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزارنے چاہئیں۔اس موقع پر آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے اس خطبے کا خلاصہ بھی پیش کیا جو آپؓ نے پہلی مرتبہ انصار اللہ کی تنظیم کے قیام کے موقع پر قادیان میں ارشاد فرمایا تھا۔افتتاحی خطاب کے بعد آپ نے محترم حیدر علی صاحب مشنری انچارج سے دعا کرانے کی درخواست کی۔اس خطاب کا جرمن ترجمہ مکرم حبیب اللہ صاحب طارق نے پیش کیا۔اس کے بعد پروگرام کے مطابق کھانا اور نماز ظہر عصر کے بعد علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔اس کے بعد شام کو بیت بازی کا نہایت دلچسپ مقابلہ انصار کے درمیان ہوا جس سے تمام حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔اس طرح پہلے روز کی کاروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔

دوسرا روز

مورخہ ۵ اگست بروز اتوار دوسرے روز کی کاروائی کا آغاز قیام گاہوں میں باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔اس روز صبح ساڑھے آٹھ سے دوپہر ایک بجے تک علمی اور ورزشی دونوں مقابلے ہوئے۔دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر وعصر کے بعد اختتامی اجلاس کی کاروائی کا آغاز زیر صدارت مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ سوا تین بجے شروع ہوا۔تلاوت قرآن مجید مکرم منور احمد گل صاحب ناظم علاقہ گیروس گیراؤ نے کی۔اس کا اردو اور جرمن ترجمہ پیش کیا گیا۔

مکرم صدر مجلس نے انصار اللہ کا عہد دہرایا۔بعد اسکے حفیظ الرحمٰن انور صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔مکرم قمر احمد صاحب سیکرٹری اجتماع نے مختصر اور جامع رپورٹ اجتماع پیش کی۔اس کے بعد تقریب تقسیم انعامات کا آغاز ہوا۔تقسیم انعامات کے بعد صدر مجلس نے خطاب فرمایا۔اور انصار کو قیمتی نصائح سے نوازا نیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونیوالے افضال کا تذکرہ فرمایا اور آخر پر منتظمین اور معاونین اور دیگر احباب کا جن کا تعاون کسی بھی طرح سے اجتماع کے انعقاد میں حاصل رہا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے خطاب فرمایا آپ نے مجلس انصار اللہ جرمنی کو کامیاب اجتماع کے انعقاد پر مبارک باد پیش کی۔اپنے خطاب میں آپ نے انصار کو اپنا روحانی معیار بڑھانے کی نصیحت فرمائی اور آخر پر انصار کو جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی تحریک کی۔دعاؤں کیساتھ اجتماع نہایت بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔اجتماع میں شامل ہونے والوں کی کل تعداد اٹھارہ سو تھی۔غیر ممالک میں سے ہالینڈ، فرانس، سویڈن، انگلینڈ، بیلجیم، پاکستان، انڈیا، آسٹریلیا سے بھی احباب تشریف لائے۔الحمد للہ۔

(شعبہ اشاعت انصار اللہ جرمنی)

☆......☆......☆

'اڈروڈ' (آندھرا) میں مسجد کا سنگ بنیاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے صوبہ آندھرا پردیس میں خاصکر ساحلی اضلاع میں جماعت تیزی سے پھیل رہی ہے۔چنانچہ نو مبائعین کی تعلیم و تربیت کی غرض سے ایک تربیتی سنٹر کے قیام کی خاطر محترم صوبائی امیر و نگران اعلیٰ آندھرا اور مکرم ایڈیشنل ناظم صاحب وقف جدید بیرون،اور خاکسار نے دورہ کرکے ''اڈورڈ'' مقام کو اس کے لئے چنا۔جس کے آس پاس بہت سی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔یہاں مخالفین نے بھی اپنی سرگرمیوں کو بہت تیز کیا ہوا ہے۔اس لئے مکرم نگران صاحب اعلیٰ نے تبلیغی سنٹر کے پہلے مرحلہ میں ایک مسجد تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا۔جماعت احمدیہ 'اڈورڈ' نے اس کے لئے خوشی سے ایک وسیع پلاٹ لب سڑک وقف کیا اور لگاتار وقار عمل کے ذریعہ زمین کو تعمیر کے قابل بنایا۔مورخہ ۲۱ ستمبر بروز جمعہ دعاؤں کے ساتھ مسجد کی سنگ بنیاد رکھی گئی۔الحمد للہ۔اللہ تعالیٰ جلد از جلد مسجد کو مکمل کرنے کی توفیق عطا کرے اور اسے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔اس خوشی کے موقع پر احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔(عبدالسلام مبلغ گوداوری)

☆......☆......☆

نماز جنازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۵ ستمبر ۲۰۰۱ بروز منگل نماز ظہر سے قبل درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

۱) مکرم ڈاکٹر فاروق احمد خان صاحب ندیم آف چیسٹر، صدر جماعت احمدیہ نارتھ ویلز، مختصر علالت کے بعد ۲۳ ستمبر کی صبح کو ۶۷ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔محترم ڈاکٹر صاحب مکرم محمد یامین ندیم خان صاحب کے بیٹے اور مکرم ریٹائرڈ کرنل محمد سعید صاحب آف کینیڈا کے داماد تھے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ بہت نیک، مخلص، خاموش طبع، احمدیت کے فدائی اور دعوت الی اللہ میں سرگرم رہنے والے خادم سلسلہ تھے۔

۲) محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ مقیم کاونٹری ۲۱ ستمبر کو وفات پاگئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ مکرم ملک ممتاز محمد صاحب آف دوالمیال بریگیڈئر ریٹائرڈ ملک اعجاز احمد صاحب اور ملک اعتذار احمد صاحب کی والدہ اور مکرم ملک عبداللہ خان صاحب سابق اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ کی ہمشیرہ تھیں۔مرحومہ مخلص احمدی خاتون تھیں۔تبلیغ و تربیت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں صدر لجنہ دوالمیال اور صدر لجنہ ضلع چکوال کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

۳) مکرمہ عمیرہ نذیر صاحبہ ۲۳ ستمبر کو نوٹنگھم میں بعمر ۳۴ سال وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ مکرم وحید احمد صاحب اور ڈاکٹر فرحت سکندر صاحب آف کراچی کی بیٹی اور ڈاکٹر سعید احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت نوٹنگھم کی اہلیہ تھیں۔

☆......☆......☆

لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ کا
آندھرا کے مختلف علاقوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ

کاسرلہ پہاڑ کا تبلیغی و تربیتی دورہ

بروز جمعہ ۷ ستمبر ۲۰۰۱ خاکسار نے صوبائی صدر اور صوبائی سکرٹریز کے ہمراہ چنتہ کنٹہ سے آگے ایک گاؤں کاسرلہ پہاڑ کا تبلیغی دورہ کیا۔اس سے قبل وہاں پر احمدیت کا پیغام پہنچ چکا تھا اور دو خاندان کے مرد بیعت کر چکے تھے لیکن عورتیں اختلاف کرتی تھیں اور ہنوز ان کے شکوک رفع نہیں ہوئے تھے۔محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ قبل ازیں ان عورتوں میں تبلیغ کر چکی تھیں لیکن اللہ نے محض اپنے فضل سے اس تیسرے دورہ کے نتیجہ میں ان کے شکوک و شبہات کو دور کردیا اور وہ سب مطمئن ہو گئیں۔اللہ کے فضل سے سولہ بیعتیں ہوئیں۔اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔

تربیتی دورہ علاقہ نو مبائعین

بروز جمعرات ۲۰ ستمبر خاکسار صوبائی صدر اور ۳ صوبائی سکرٹریز نے مکرم نصیر احمد خادم صاحب مبلغ چنتہ کنٹہ اور جناب ظفر اللہ صاحب سرکل انچارج کاماریڈی کی رہبری میں امسال بیعت کرنے والے نو مبائعین کے علاقوں کا دورہ کیا۔سب سے پہلے ہم ''مَلّا مرگو'' پہنچے اس گاؤں کے سبھی مسلمانوں کو اسی سال بیعت کی سعادت ملی۔انہوں نے بہت ہی پرتپاک اور پرخلوص انداز میں ہمارا استقبال کیا۔یہاں جلسہ منعقد کیا گیا۔جس میں ۴۷ عورتیں اور ۲۰ لڑکیاں شامل ہوئیں۔انہیں ذیلی تنظیمات کے بارہ میں بتایا گیا اور لجنہ کی تنظیم قائم کی گئی۔عورتوں نے بڑے ہی رقت آمیز اور افسوس کے لہجہ میں بتایا کہ ہم پہلے بدرسوم اور شرک اور بدعت میں بری طرح پھنسے ہوئے تھے لیکن اللہ نے ہمیں احمدیت کی بدولت تمام بدرسوم اور مشرکانہ حرکتوں سے نجات عطا فرمائی۔

دو اور گاؤں 'پوچارم' اور 'برگ پلی' کا بھی دورہ کیا گیا۔پوچارم میں ۲۵ عورتیں اور ۲۰ لڑکیاں حاضر جلسہ تھیں۔اور برگ پلی میں ۶۰ عورتیں اور ۲۵ لڑکیاں جلسہ میں شامل ہوئیں۔انہیں جماعت احمدیہ کے عقائد اور ذیلی تنظیمات کے بارہ میں بتایا گیا۔اللہ تعالیٰ ہمارے اس تبلیغی اور تربیتی دورہ کو خیر و برکت کا موجب بنائے۔اور نو مبائعین کو استقامت عطا کرے۔آمین۔

(محمودہ رشید صوبائی صدر لجنہ آندھرا پردیس)

☆......☆......☆

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702

Vol - 50 Thursday, 25th Oct 2001 Issue No: 43

ملینئم کے پہلے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کیلئے احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو خصوصی تحریک

جیسا کہ اخبار بدر کے مسلسل اعلان سے احباب کو علم ہو چکا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۰-۹-۸/نومبر ۲۰۰۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

چونکہ یہ نیو ملینئم (New Millennium) کا پہلا جلسہ ہے اور موسم کے لحاظ سے بھی گرم علاقوں کے احباب کیلئے نومبر کا پہلا عشرہ موزوں رہتا ہے اسلئے مَیں ہندوستان کی پرانی جماعتوں کے احمدی احباب، مَرد وزن کو خصوصی تحریک کرتا ہوں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اِس جلسہ کی روحانی برکات سے استفادہ کریں۔

ملینئم کے اِس پہلے تاریخی جلسہ کیلئے پچاس ہزار افراد کی حاضری کا ٹارگٹ رکھا گیا ہے۔ چونکہ اب وقت کم رہ گیا ہے اسلئے احباب ریزرویشن کروا کے اس بابرکت سفر کی تیاری شروع کر دیں اور دُعا بھی کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اِس جلسہ کو ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ہدایت موصول ہوئی ہے کہ ہندوستان میں ہومیوپیتھی کے تعلق سے کی جانے والی جماعتی وانفرادی خدمات کی سالانہ تفصیلی رپورٹ یکجائی طور پر حضور کو بھجوائی جائے۔ اور ہومیوپیتھی طریق علاج کی وسیع کیا جائے تا کہ اس مؤثر اور سستے علاج سے زیادہ سے زیادہ لوگ فائدہ اٹھا سکیں حضور انور نے اپنے ایک حالیہ خطبہ جمعہ میں بھی اسطرف بالخصوص توجہ دلائی ہے بذریعہ اعلان اخبار بدر بھی حضور انور کے ارشاد سے احباب جماعت کو آگاہ کیا گیا ہے۔ لہذا اپنے طور پر یا ہومیوپیتھی ڈسپنسری کے تعاون سے خدمت کرنے والے تمام افراد سے گذارش ہے کہ اپنی خدمات کی تفصیلی رپورٹ (مثلاً کل کتنے مریضوں کا علاج کیا احمدیوں کے علاوہ دیگر کتنے مریضوں کا علاج کیا۔ معجزانہ شفا کے ایمان افروز واقعات۔ کسی دوائی کا خاص اثر ومفید تجربات۔ نیز اگر کسی دوست کو دعوت الی اللہ کے میدان میں یہ طریق ممد ومعاون ثابت ہوا ہو تو اسکا ذکر ضرور کریں۔) مقامی امیر یا صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ جلسہ سالانہ پر آتے ہوئے خود یا کسی دوست کے ذریعہ انچارج ہومیوپیتھی ڈسپنسری قادیان کو پہنچا دیں تا کہ سال کے اختتام پر اسکا جامع خلاصہ تیار کر کے یکجائی طور پر حضور انور کی خدمت میں بھیجا جاسکے۔ امید ہے احباب جماعت اسطرف فوری توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

نوٹ:- (۱) جملہ امراء کرام صدور جماعت مبلغین ومعلمین کرام سے درخواست ہے کہ حضور انور کے اس ارشاد سے تمام افراد جماعت کو آگاہ کریں۔

(۲) ہومیوپیتھی سے دلچسپی رکھنے والے دوست مفید مشوروں ورہنمائی کے لئے اور تجربہ کار دوست جلسہ پر مہمانوں کی خدمت کرنے کے لئے مکرم داؤد احمد صاحب انچارج ہومیوپیتھی ڈسپنسری وناظم ہومیوپیتھی جلسہ سالانہ سے رابطہ کریں۔ (ناظم وقف جدید قادیان)

خریداران بدر سے ضروری گذارش

خریداران اخبار بدر کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ احباب جو ''بدر'' کے خریدار ہوں اور امسال جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کر رہے ہوں تو مینیجر صاحب ویکلی بدر کے دفتر تشریف لا کر بقایا جات کی ادائیگی وغیرہ کر کے اپنا حساب صاف کرلیں۔ اس کے لئے اپنا خریداری نمبر ساتھ ضرور لائیں۔ (مینجر بدر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

چندہ جلسہ سالانہ

چندہ جلسہ سالانہ بھی ایک لازمی چندہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جسکی شرح سالانہ آمد کا 1/120 ہے جو ہر شخص کی ماہوار آمد کے 1/10 حصہ کے برابر ہے یعنی اگر کسی شخص کی ماہوار آمد مبلغ -/1000 روپے ہے تو اس کے لئے سال بھر میں صرف ایک مرتبہ -/100 روپیہ ادا کرنا ضروری ہے۔

جلسہ سالانہ پر جو مہمان قادیان تشریف لاتے ہیں وہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہوتے ہیں جنکی ضیافت تواضع کا انتظام مرکز نے کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ساری جماعت اس ثواب میں شریک ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مجلس مشاورت 1943ء کے موقعہ پر فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ:

''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جسکی خالص تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں''

''پس اگر چندہ جلسہ سالانہ کو الگ رکھا جائے تو حضرت مسیح موعودؑ کے اس زور دینے کی وجہ سے کہ ہمارا جلسہ سالانہ دوسرے لوگوں کے جلسوں کی طرح نہیں مومنوں کا اس چندہ میں حصہ لینا اُن کے ایمانوں کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنتا رہے گا۔'' (نظام بیت المال صفحہ 21)

اب جبکہ جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد میں صرف ایک ماہ باقی رہ گیا ہے جن دوستوں نے ابھی تک جلسہ سالانہ کا چندہ ادا نہیں کیا اُن سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد اسکی ادائیگی کریں۔

عہدیداران جماعت اور جملہ مبلغین کرام سے بھی اس سلسلہ میں مخلصانہ تعاون کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے مہمانان سے ضروری گذارش

الحمدللہ امسال جلسہ سالانہ قادیان سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے 8-9-10 نومبر 2001ء (جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ) منعقد ہوگا۔ ہر سال ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بابرکت جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بابرکت جلسہ میں جملہ شرائط کے ساتھ شامل ہونے والوں کیلئے جو دعائیں کی ہیں۔ ہمارا ایمان ویقین ہے کہ اللہ تعالیٰ حاضرین جلسہ کو انکا فیض عطا فرماتا ہے۔

جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے مہمانوں کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے ساتھ سرمائی بستر ضرور لائیں۔ یعنی رضائی اور گدیلا وغیرہ۔ چونکہ ماہ نومبر میں قادیان میں سردی ہوتی ہے۔ اسلئے مہمانوں کے لئے سرمائی لحاف اور سرمائی لباس نہایت ضروری ہے۔ ہر سال ہی یہ امر دیکھنے میں آتا ہے کہ مہمان کرام میزبان انتظامیہ کو سرمائی لحاف مہیا کرنے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ جبکہ انتظامیہ کے لئے ہر مہمان کو سرمائی لحاف مہیا کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے۔ ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں۔ جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لادیں۔ اور اللہ اور اسکے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اسکی راہ میں کوئی صعوبت ضائع نہیں جاتی۔''

اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اسکی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ انکے ساتھ ہو اور انکو اجر عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے۔ اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے۔ اور ان کے ہم وغم دور فرمائے۔ اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے۔ اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے۔ اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔

''اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر۔ اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما۔ ہر ایک قوت اور ہر ایک طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین۔'' (اشتہار 7/دسمبر 1892ء)

(افسر جلسہ سالانہ)